New Era Magazine
ہماری دوستی بے مثال
NEW ERA MAGAZINE
از قلم ثانیہ انصاری
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(Continue Novel)

ہماری دوستی بے مثال

از ثانیہ انصاری

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

تو میرے رگ و جان میں ہے

تو میرے دھڑکنوں کی پناہ میں ہے

جہاں بھی دیکھو تُجھ ہی کو پاؤں

تُجھ ہی کو سوچوں تُجھ ہی کو چاہوں

یہ کیسا طلسم کیا ہے تو نے

میں آئینہ دیکھوں تیرا عکس پاؤں

میں تجھ کو دیکھو تو تُو بن جاؤ

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

از قلم ثانیہ انصاری

زویا خوف سے ایک کمرے میں بیڈ کے پاس زمین پر دبکی بیٹھی تھی جب دروازہ کھلنے کی آواز آئی زویا خوف سے خود میں سمٹی،اب کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دے رہی تھی زویا کی نظر پاس پڑے بیٹ پر پڑی،اب قدموں کی آواز قریب سے سنائی دینے لگی،زویا نے بیٹ کو پکڑا،جب کسی نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا،زویا جھٹکے سے بیٹ لے کر کھڑی ہوئی اور پوری قوت لگا کر اسکے سر پر مارا وہ جو کوئی بھی تھا اُسکا تو سر ہی چکرا کر رہے گیا،ابھی وہ اُسے پھر مارتی جب اسنے اپنی وگ اور کپڑا اُتار کر دور پھینکا،زویا کا

ہاتھ تھاما اور بیٹ پھسل کے زمین پر گرا

ذلیل خبیث

خوف کے جگہ اب غصے نے اپنی جگہ لے لی زویا اُس پر جھپٹی اور مکے کی برسات اسکے

سینے پر کرنے لگی

آہ وچ چھوڑو مجھے

ذوہان نے اسکے دونوں ہاتھوں کو اپنے ایک ہاتھوں سے مضبوطی سے پکڑ لیا زویا روتے

ہوئے اُسے دیکھنے لگی

چھوڑو میرا ہاتھ

اسنے آنسوؤں کے بیچ کہا مگر مقابل تو اُسکی آنکھوں میں ہی کھویا تھا ذوہان نے اسکے

ہاتھوں کو جھٹکا دیا وہ اسکے سینے سے جا لگی

آہ چھوڑو

زویا نے سر اٹھا کر اُسے دیکھتے کہا مگر اُسے کچھ سنائی دے تو نا، اُسے ویسے ہی کھڑا دیکھ زویا

کو اور غصّہ آیا اس نے پاؤں سے اسکے پاؤں پر مارا وہ ہوش میں آیا اب وہ اپنے ہاتھوں میں

پاؤں پکڑے کرہ رہا تھا

آہ وچ آخر دیکھا دی نہ اپنی اصلیت

ذوہان صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا

دفع ہو تم

زویا نے پھاڑ کھانے والے انداز میں کہے کر کمرے سے باہر نکل گئ

نور جو راہداری سے گزر رہی تھی جب ایک نکڑ پر کوئی وجود کھڑا دیکھا اسکے جانب اُسکی پشت تھی وہ دبے پاؤں اسکے جانب بڑھی اور ایک جھٹکے سے اپنے پاؤں سے اُسکی پیٹھ پر مارا وہ جو سامنے دیکھنے میں مصروف تھا بلبلا کر سیدھا ہوا وہ کچھ کرتا کی جب نور اسکے جانب بڑھی اور پھر پاؤں سے اسکے پیٹ میں مارا

یااللہ

شان اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھے کھڑے ہو کر اُسے دیکھنے لگا ابھی نور پھر وار کرتی جب شان نے بروقت اُسکا ہاتھ پکڑا اور ایک جھٹکے سے اُسے دیوار کے ساتھ لگا دیا وہ مکمل اسکے حصار میں تھی

کبھی جو تم لڑکیوں والا کام کر لیا کرو

شان وگ نکالتے دور اچھالتے کہا نور نے حیرت سے اُسے دیکھا

اور کبھی جو تم انسانوں والا کام کر لیا کرو

وہ بھی اسکے ہی انداز میں بولی

نہیں رہا جاتا مجھے انسان بن کر رہنا

شان نے تھوڑا جھکتے کہا

دور ہٹو

نور نے اُسے دھکیلتے کہا شان لڑکھڑا کر دور ہوا

کیوں؟

شان پھر اُسکی طرف آتا بولا

جب سو ڈھیٹ مرے ہونگے پھر تم پیدا ہوئے ہوگے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نور نے اُسکی حرکتوں پر دانت پیس کر کہا

صحیح کہا میرے جیسا ڈھیٹ تمہیں ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملے گا

اسنے فخر سے بتایا

ناجانے تمہارے ماں باپ کیسے جھیلتے ہونگے تمہیں

نور نے اُسے گھورا

بڑی فکر ہے تمہیں میرے ماں باپ کی

وہ لبوں پر مسکراہٹ سجائے بولا نور نے مزید اُسے گھورا اسکے گھورنے پر شان ایکدم

اسکے قریب جا کھڑا ہوا اور دونوں ہاتھ دیوار پر رکھے اسکے راہِ فرار کا راستہ بند کیا

اتنا گھورتی کیوں ہو تم مجھے

شان اُسکی آنکھوں میں جھانکتا بولا

دور ہو کر بات نہیں ہوتی تم سے

نور اُسے دھکیل کر دانت کچکچا کر بولی

تم ہی نا مجھے گھورتی ہو

شان بے نیازی سے بولا نور کچھ کہتی جب کسی کی چیخ سنائی دی اُن دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر آواز کے سمت بھاگے

چیخوں مت

ارسم نے ماہم کے منہ پر ہاتھ جمائے کہا ماہم نے غصے سے اُسے دھکیلا

منہ بند کرو تم اپنا

ماہم چیخ کر بولی اُسکی چیخ سن کر وہ سب لاؤنج میں آ گئے تھے

بیوقوف، بابا جان اٹھ جائینگے

ارسم نے دانت پیسا دل کر رہا تھا اُسکے منہ میں ٹیپ لگا دے

ہاں تو اٹھے، میں بتاؤ نگی باباجان کو

اسنے پھاڑ کھانے والے انداز میں کہا

پہلے یہ بتاؤ یہ آئیڈیا کس کا تھا

حانم بھی چیخ کر بولی تو سب نے صارم کے جانب اشارہ کیا سب کو اپنے جانب تکتا پا کر وہ گڑبڑا گیا

ہاں نہیں تو، آئیڈیا اسکا اور بال میرے کھینچے، جگ مجھے مارا

حمزہ صوفے پر بیٹھتے اپنا بال بناتے ہوئے حانم سے خفگی کی کہا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسی کا آئیڈیا تھا خوا مخواں مجھے پین سے پٹنا پڑا

طلحہ صوفے پر بیٹھتے ہوئے اپنا سر سہلا کر بولا

کچن میں آپ تھے

ہانیہ حیرت سے بولی

ہاں صرف یہ ہی نہیں ان سب نے مل کر کیا تھا

جنت طنزیہ بولی

ہاں تو اس نے مجھے بیٹ سے مارا تھا حساب برابر

ذوہان نے پانی پیتے ہوئے زویا کے جانب اشارہ کیا

اور اس بلی نے مجھے واس سے مارا تھا

صارم نے جنت کو گھورتے کہا

تم اسی لائق ہو بلے

جنت بھی اُسی انداز میں بولی

ارے واہ یہ بلی اور یہ بلا جوڑی اچھی ہے

ذوہان شوخ ہوا

اپنی بکواس بند کروا گر یہ دنیا کی آخری لڑکی ہوئی تو بھی میں اس سے شادی نا کروں

صارم نے جنت کو گھورتے کہا

مرا کون جا رہا ہے تم جیسے جنگلی بلے سے شادی کرنے کے لی ئے

جنت نے دانت پر دانت جمائے کہا

یار شان تیری کٹائی نہیں ہوئی کیا

شان کو صحیح سلامت بیٹھا دیکھ ذوہان نے سوال کیا

کہاں یار میرا پیٹ اور پیٹھ پھاڑ دی اس غنڈی نے

شان نے نور کے جانب اشارہ کرتے کہا

مجھے تو تیرا کچھ بھی پھٹا نظر نہیں آ رہا

ذوہان نے اس سے حیرت سے کہا

ابھی ٹیپ لگا کر چپکا یا ہوا ہے اس لیۓ تُجھے نظر نہیں آرہا

شان نے شان بے نیازی سے کہا جبھی صدام خان پورشن میں داخل ہوا جو انکے شور کی

وجہ سے جاگا تھا، اُنہیں اتنی رات کو یہاں ڈیرہ جماۓ دیکھا

وقت کتنا ہوا ہے

صدام نے طنزیہ لہجے میں سوال کیا

اُسکی آواز پر سب نے اس کے جانب متوجہ ہوۓ

رات کا دو بجا ہے

ذوہان نے جواب دیا

خیر رات کا تو کہیں سے نہیں لگ رہا دوپہر کا لگ رہا ہے

وہی طنزیہ لہجہ

لیکن کیا کر سکتے ہے اب ہے تو رات کا نا

ذوہان نے لاپرواہی سے جواب دیا

ابھی کی ابھی سب اپنے کمرے میں جاؤ صبح سے پہلے یہاں نظر نہیں آنا چاہیئے

صدام خان نے سخت لہجے میں کہا

اوکے

اُسکا تیور دیکھ کر اسنے ہامی بھرنے میں ہی عافیت جانی اور سب کمرے میں چلے گئے

صدام خان بھی سر جھٹکتا اپنے کمرے کے جانب بڑھا

سوری یار اب یہ ناراضگی ختم کرو

ارسم کب سے ماہم کو کل کی حرکت پر سوری کہے رہا تھا مگر وہ ہے کی اُسے دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتی

ویسے میں تمہارے لیے چاکلیٹ لایا تھا مگر تم ناراض ہو، کوئی بات نہیں میں کھالیتا ہوں

اسنے آخری ہتھیار ڈالا جو کام کر گیا

میرے لیے لائے تھے نا تو مجھے دو

ماہم نے اسکے آگے آتے کہا

مگر تم تو ناراض ہو

اُسکی ایکٹنگ عروج پر تھی

نہیں ہوں ناراض دو اب

ماہم نے معاملہ رفع دفع کرنا چاہا

سچ میں نہیں ہو

ارسم نے اُسکی آنکھوں میں جھانکتے کہا

ہاں نہیں ہوں دواب

اسنے جھنجلا کر کہا تو ارسم نے اُسے چاکلیٹ تھمائی ماہم نے چھپٹنے کے انداز میں لی اور کھانے لگی ارسم غور سے اُسے دیکھنے لگا جو چاکلیٹ کھاتے ہوئے بہت کیوٹ لگ رہی تھی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interview

کیا ہے ایسے کیا گھور رہے ہو

ماہم نے چاکلیٹ کھاتے ہوئے گھور کر پوچھا لیکن وہ مسکراتے ہوئے خاموشی سے اُسے کو تکتا رہا

دیکھو تم اپنی نظر میری چاکلیٹ پر سے ہٹالو کیونکہ میں نہیں دینے والی

ماہم نے چاکلیٹ کو اپنے پیچھے چھپاتے ہوئے کہا تو ارسم کی مسکراہٹ ہنسی میں بدل گئی

تم میری دسترس میں ہو اور چاکلیٹ تمہاری، تو اس حساب سے دونوں میری ہوئی

ارسم اُسکے جانب بڑھتا مزے سے بولا

جب پہلے ہی اپنی نیت چاکلیٹ پر خراب کر چکے تھے تو مجھے دی ہی کیوں

ماہم جھلا کر بولی

یار غصّہ کیوں ہوتی ہو بے فکر رہو نہیں لیکر بھاگ رہا میں تمہاری چاکلیٹ

اُسے پھر غصّہ کرتا دیکھ ارسم نے اُسے اور تنگ کرنے کا ارادہ ترک کیا ماہم منہ بنا کر پھر کھانے میں مصروف ہو گئی اور ارسم مسکرا کر سر جھٹکتا رہے گیا

کیسا لگا تھا جانی تُجھے کل اپنی محبت کے ہاتھوں مار کھا کر

وہ جو اُنہیں بلانے آئی تھی دروازے پر ہی صارم کی آواز اسکے کانوں میں گونجی

یار تُو تو ہانیہ کے ہاتھوں پٹا ہے کاش میں بھی ہوتا وہاں

ذوہان نے اُسکا مذاق بناتے اشتیاق سے بولا ہانیہ کا ہنڈل پر رکھا ہاتھ لرزہ

منہ بند کرو تم سب اپنا، اُسے نہیں پتہ تھا میں ہوں

طلحہ نے کُشن کھینچ کر اُن دونوں کو مارا

ویسے تو کب بتاے گا

شان نے سوال کیا

کیا؟

طلحہ نے ناسمجھی سے پوچھا

یہی کی تو اس سے محبت کرتا ہے

شان کی آواز ہانیہ کے کانوں میں گونجی اُسے لگا اسنے سن نے میں کوئی غلطی ہوئی ہے

صحیح وقت پر بتادونگا میں اُس کو

اُسکی بات سنتے اُسکے ہاتھ پاؤ کام کرنا بند کر دیئے

اس سے پہلے کوئی اور لے اڑے، تو بتادے اُسے

حمزہ نے مذاق میں کہا مگر طلحہ کو اندر تک سلگا کر رکھ دیا

بکواس بند کر وہ صرف میری ہے

حمزہ کی بات پر اسے ایکدم اشتعال اٹھا لیکن دروازے کے باہر کھڑے وجود کو لگا وہ سانس نہیں لے پا رہی ہے

میں تو صرف کہے رہا تھا

اُسے غصے میں آتا دیکھ حمزہ نے جلدی سے اپنی صفائی دی طلحہ اُسے گھور کر صوفے پر بیٹھ گیا

اگلی بار اجتناب کرنا ایسی بکواس سے

گھورتے ہوئے ہی جواب دیا

ہانیہ تم یہاں کیا کر رہی ہو

جبھی نور وہاں آئی ہانیہ کو کھڑا دیکھ اُس سے سوال کیا مگر جیسے اُسکے سن نے بولنے کی

صلاحیت مفلوج ہو چکی ہو

ہانیہ

نور نے اُسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اُسکا نام پکارا وہ کہیں سے بھی نور کو نارمل نہیں لگی

ک۔۔کچھ نہیں

اسنے خود کو نارمل کرنا چاہا مگر ناکام رہی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہانیہ تم ٹھیک ہو

نور نے اسکے کندھوں پر ہاتھ رکھتے گویا ہوئی

ہاں میں ٹھیک ہوں، تم پلز ان سب سے کہے دو انکل اُنہیں نیچے بلا رہے ہے

وہ ایک ہی سانس میں کہے کر ماؤف ہوتے ذہن سے قدم اٹھاتی دوسرے کمرے کے

جانب بڑھی نور کی نظروں نے دور تک اُسکا پیچھا کیا

وہ اُلجھی اُلجھی کمرے میں داخل ہوئی وہ سب جو اپنے ہی ہنسی مذاق میں لگے تھے اُسے آتا

دیکھ سب خاموش ہو گئے، نور اُن سب کو اپنی طرف تکتا پا کر بولی

وہ سوری میں نوک کرنا بھول گئی

اُسے اپنی غلطی کا احساس ہوا تو اسنے جلدی سے معذرت کی

کوئی بات نہیں

طلحہ اُسکی شرمندگی دور کرنی چاہی

وہ میں کہہ رہی تھی انکل نے آپ سب کو نیچے بلایا ہے

نور نے اُن سب کو دیکھتے کہا

اچھا ہم آ رہے ہے

شان نے کہا تو وہ ہاں میں سر ہلاتی جانے لگی جب کچھ یاد آنے پر وہ واپس مڑی

وہ ہانیہ آئی تھی اس روم میں

نور نے اُن سے سوال کیا

کب؟

ذوہان نے پوچھا

میرے آنے سے پہلے

نور نے اُلجھتی نظروں سے دیکھتے ہوئے جواب دیا

نہیں تو، ایسا کیوں پوچھ رہی ہو

طلحہ نے صوفے سے کھڑے ہوتے کہا تو نور نے کچھ دیر پہلے کی بات بتانے لگی اُن سب

کے چہرے کا رنگ اُڑا

اففف یار یعنی اسنے ہماری ساری بات سن لی تھی

طلحہ دونوں ہاتھ اپنے سر پر رکھتے پریشانی سے گویا ہوا حالت اُن سب کی بھی طلحہ سے مختلف نہیں تھی

کونسی بات؟

نور نے ناسمجھی سے پوچھا تو طلحہ کچھ دیر اُسے دیکھتا رہا مگر کچھ بولا نہیں

یار اسے سب پتہ ہے

شان نے ایک طرف سے اُسکی مشکل آسان کی، طلحہ نے بات سمجھتے ہوئے ساری بات اُسے گوش گزار دی

کوئی بات نہیں میں بات کرونگی اُس سے

نور نے اُسے تسلی دی تو طلحہ نے سر ہلایا مگر وہ مطمئن نہیں ہوا

ابھی نیچے جائے انکل بلا رہے ہے

اسنے کہا تو سب نے ہاں میں سر ہلایا اور سب باہر نکل گئے نور ہانیہ کے کو ڈھونڈنے چل پڑی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ بالکونی میں لگے جھلے پر بیٹھی آسمان کو گھور رہی تھی اسکے کانوں میں اُن سب کی آواز گونج رہی تھی جب اُس جھلے پر کوئی اور آکر بیٹھا ہانیہ نے گردن موڑ کر اُسے دیکھا جہاں نور بیٹھی تھی

تم ٹھیک ہو

نور نے بات کا آغاز کیا ہانیہ نے ہاں میں سر ہلا یا

تمہارے دل میں جو ہے وہ مجھ سے شیئر کر سکتی ہو

نور نے اُسے غور سے دیکھتی کہا وہ کہیں سے بھی نارمل نہیں لگ رہی تھی ،نور کی بات پر اسنے نفی میں سر ہلایا

محبت کرنا گناہ نہیں

نور نے اُسے دیکھتے کہا اُسکی بات پر ہانیہ نے چونک کر اُسے دیکھا اُسکے دیکھنے پر نور نے آسمان کو دیکھا اور گویا ہوئی

طلحہ محبت کرتا ہے تم سے

یہ سوال ہر گھس نہیں تھا ہانیہ کے ہاتھ کپکپائے

میں نے نہیں کہا تھا وہ مجھ سے محبت کرے

وہ پھر خود کو نارمل رکھتی مضبوط لہجے میں بولی

محبت تجارت نہیں جو کی جائے محبت احساس ہے اسے محسوس کرتے ہے

نور نے اُسے سمجھانا چاہا

ان کانٹوں سے بھرے راستوں پر اُنہیں کوئی منزل حاصل نہیں ہو گی صرف غم

تکلیف درد اور ہجر ملے گا

ہانیہ کا انداز وہی تھا

کیوں اُسے خوشی نہیں مل سکتی

نور نے گردن موڑ کر اُسے دیکھا نور کو اُسکی بات کچھ خاص پسند نہیں آئی

کیوں کی اس راستے پر چلنے کے وہ اکیلے مسافر ہے

ہانیہ نے اُسے دیکھتے کہا

کیا تم نے قسمت دیکھی ہے

نور نے پھر آسمان کو دیکھ سوال کیا

میری منگنی ہو چکی ہے تو اب کیا قسمت دیکھنا

ہانیہ نے اسکے سر پر دھاکہ کیا نور کچھ دیر خاموش نظروں سے اُسے دیکھتی رہی

کیا تم اُسے پسند کرتی ہو

کچھ وقفے بعد اسنے نارمل لہجے میں سوال کیا

پلیز نور اب مجھ سے اس بارے میں بات نہیں کرنا

وہ اپنے آنسو اندر دھکیلتے بولی اُسے نا جانے رونا کس بات پر آرہا تھا کسی کا اُسکی وجہ سے دل ٹوٹنے کی باعث یا کوئی اسکے وجہ سے تکلیف میں رہے ہانیہ اپنی کہے کر جھولے سے آٹھ کر کمرے سے باہر چلی گئی، نور کچھ دیر وہی بیٹھی رہی پھر وہ بھی باہر چلی گئی آج اُن سب کو گھر جانا تھا

وہ سب تیار ہوئے شفقت خان کے سامنے کھڑے تھے

انکل آپ کا بہت شکریہ ہمیں یہاں رہائش و عزت دینے کے لیے

طلحہ مشکور لہجے میں کہا

بیٹا آپ سب ہمارے مہمان ہے

شفقت خان نے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے پیار سے بولے

زندگی ہوگی تو پھر ملینگیں ہم

حانم نے ماہم سے کہا

تم آنا کبھی دہلی

زویا نے ماہم سے کہا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کبھی موقع ملے تو آ ہی جائینگے

ماہم نے اُسے گلے لگایا

اوکے اب ہم چلتے ہے

صارم نے ارسم سے کہا

پھر آنا کبھی تم سب

ارسم نے اُنہیں دیکھتے گویا ہوا

ہم تو آ گئے ہے،اب کی بار تم آنا

صارم نے کہا وہ سب باتیں کرتے کرتے باہر نکلے پھر وہ سب کار میں جا کر بیٹھتے اپنے اپنے گھر کو روانہ ہوئے سارا راستہ سب خاموش ہی تھے خاموشی سے راستہ کٹا،وہ سب رات تک اپنے گھر کو پہنچے

وہ جو کسی سے بات کرنے میں مصروف تھا بار بار کسی انون نمبر سے کال آ رہی تھی جسے وہ نظر انداز کر رہا تھا اس بار رنگ ہوا تو اسنے سامنے بیٹھے شخص سے معذرت کیا وہ سر ہلاتا کیبن سے باہر چلا گیا

ہیلو کون

اُنہوں نے سوال کیا

ہیلو

دوسری جانب سے آواز بدل کر بات کیا گیا جسے وہ پہچان نہیں پائے

کون

اُنہوں نے مصروف سے انداز میں پوچھا

جان پہچان پھر کبھی ہو گی ابھی یہ بتاؤں کیسے ہو ٹھیک ہی ہو گے آخر تم جیسے لوگ

جلدی مرتے کہاں ہو

وہ اپنے چیئر سے اٹھتا اُسکا جواب سنے بغیر طنزیہ مسکراہٹ سے بولا

آخر کون ہے جو میرے مرنے کی دعا کر رہا ہے

اُنکے لبوں پر طنزیہ مسکراہٹ تھی

بہت جلد پتہ لگ جائے گا، ویسے یہ بتاؤ فیکٹری جانے کا غم تو نہیں نا لگا، لگے بھی نا کیونکہ

ابھی بہت سارے غم ملنا باقی ہے

اُسکی بات سے ذولفقار صادق کا دماغ گھما لیکن دشمن کے سامنے اپنے جذبات ظاہر نہیں

کیا

داد دینی پڑے گی مجھے جو تم میرے ہی گھر میں گھس کر میری چیزیں چرائی میری ہی

فیکٹری کو آگ لگائی

اُنکی بات سن کر اگلا شخص زخمی سا مسکرایا

ابھی تو یہ کچھ نہیں ہے، ابھی تمہیں تو مجھے اور داد دینا باقی ہے ابھی تو اور حساب باقی ہے

مجھے پسند ہے ایسے لوگ جو نڈر ہو، اور اس گیم میں تو اور مزا آئے گا

اُنہوں نے قہقہ لگاتے کہا جیسے واقع میں کوئی گیم ہو

کہیں مزا لینے کے باعث تم اپنے ہاتھ سے بازی نا ہار جانا

وہ ٹیبل پر پڑی اسکے پکچر پر پین سے اندر تک دھساتے کراس کا مارک لگایا

ذوالفقار صادق کبھی بھی بازی نہیں ہارا، کبھی نہیں ہارا تو وہ اب کیسے ہارے گا

اُسکی لہجے سے غرور صاف جھلک رہا تھا

زمین پر آ جائے ذوالفقار صاحب وقت ہمیشہ ایک سا نہیں رہتا کہیں یہ نا ہو منہ کے بل

کی کھانے پڑے

وہ ریولونگ چیئر پر بیٹھے ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے بولا

دیکھا جائے گا کون منہ کے بل گرتا ہے

انداز چیلینجنگ تھا

بی کیئر فل

وہ اُسے وارن کرتا فون ڈسکنیکٹ کر دیا

اب تو مجھے تمہیں جان نے کا تجسس ہو رہا ہے

وہ موبائل دیکھتے بڑبڑائے

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

چڑیوں کی چہچہاہٹ سے ایک نئی روشن صبح کا آغاز ہوا آسمان میں مختلف رنگوں نے

بشیرا کیا تھا وہ سب کینٹین میں خاموشی سے بیٹھے تھے سوائے ہانیہ کے کیوں کی وہ آج

نہیں آئی تھی

میں تو کہتا ہوں اسکے منگیتر کو اٹھوا لیتے ہے

صارم نے مشورہ دیا

ہاں تا کہ اسکے نظروں میں اور برا بن جاؤں

طلحہ تپ کر بولا

مجھے سمجھ نہیں آتی انکل نے اس ذلیل گدھے میں ایسا کیا دیکھ لیا

حانم کو تو سوچ سوچ کر ہی دماغ خراب ہو رہا تھا کی اُسکی فرینڈ کا منگیتر کوئی اور نہیں ہانیہ

کے پھپھو کا بیٹا ہے جو حانم کو زہر لگتا ہے، پسند تو ہانیہ کو بھی نہیں ہے مگر کچھ دن پہلے ہی

یوسف صاحب کی بہن

سمیہ بیگم نے اپنے بیٹے شرجیل کے لئے ہانیہ کا ہاتھ مانگ لیا اور یوسف صاحب نے بھی

کیا اعتراض ہونا تھا اپنے بھانجے کو بچپن سے جانتے تھے مگر وہ کہتے ہے نا ہر شخص جیسا

دیکھتا ھے ویسا نہیں ہوتا

اچھا یہ بتاؤں وہ تمہیں اتنا برا کیوں لگتا ہے

حمزہ نے تھوڑی پر ہاتھ جمائے حانم سے سوال کیا

اتنا برا نہیں لگتا مجھے، دنیا میں سب سے زیادہ برا ہی مجھے یہ شخص لگتا ہے، مانو بولنے کی

تمیز ہی نہیں ہے اور شکل سے بھی کچھ خاص نہیں ہے اور نا جانے اُسکا کتنا افیئر ہے اگر

ایک قتل معاف ہوتا نا میں اس شرجیل مرجیل کا کرتی

حانم کا بس نہیں چل رہا تھا اور کون کون سی برائی نکال کر بیاں کر دے

افئیر؟

طلحہ کے چہرے پر نا سمجھی کے تاثرات تھے

ہاں

حانم نے آسمان کے جانب دیکھتے کہا

ہانیہ کو پتہ ہے

شان نے سوال کیا

ہاں

مختصر جواب

اور انکل کو معلوم ہے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جنت نے اُسے دیکھتے کہا جو نا جانے آسمان میں کیا ڈھونڈ رہی تھی

نہیں

پھر مختصر جواب

ہانیہ کو معلوم ہے کی اُس شرجیل مرجیل کا کئی افیئر ہے تو اس نے رشتے کے لئے ہاں

کیوں کی اور انکل کو کیوں نہیں بتایا

طلحہ کا تو دماغ ہی گھوم گیا تھا

بتایا تھا مگر انہوں نے اُسکی بات کا یقین نہیں کیا کیونکہ انکل اُس مرجیل کو اپنے بیٹے جیسا

مانتے ہے

حانم نے اُداسی سے کہا

انکل نے یقین نہیں کیا تو کیا ہوا، ہم ہے نا جانی تیرے لی ئے تو اب اتنا کر ہی سکتے ہے

صارم چیئر سے اٹھتا شاطرانہ مسکراہٹ لیے بولا

مطلب کیا ہے تیرا

طلحہ نے ناسمجھی سے کہا پھر صارم نے اُن سب کو اپنا پلین بتایا جسے سنتے ہی سبکی آنکھیں

چمکی

واو گریٹ اس لومڑ کو تو راستہ سے ہٹانے میں مزا آئے گا

زویا نے ہاتھ پر ہاتھ مارے خوشی سے کہا

طلحہ تو یہ کر تو لیگا نا

ذوہان نے اُسے دیکھتے کہا

کیوں میں نہیں کر سکتا کیا

نہیں مجھے لگا کی ہانیہ کے آگے تیری بولتی بند ہو جاتی ہے تو اسکے باپ کے سامنے تو تُو

گونگا ہی ہو جائیگا ہاہاہاہا

ذوہان کہے کر خود اپنے باتوں کا مزا لیا اور باقی سب اُسے ہی گھور رہے تھی

کیا جوک میں ہنسی نہیں آئی

ذوہان نے اُن سب کو دیکھتے کہا جو خاموشی سے اُسے ہی دیکھ رہے تھے

رہنے دے یار یہ سب تو ہے ہی سڑے ہوئے میں ہنس لیتا ہوں ہاہاہا

شان نے اُن سب کے جانب اشارہ کرتے ذوہان سے کہا اور آخری میں خود مصنوعی قہقے

لگانے لگا

ایک تُو ہی تو ہے جو مجھے سمجھتا ہے

ذوہان اسکے کاندھے پر سر رکھتے ڈرامٹک انداز میں کہا

تم سیریس سچویشن میں بھی سیریس نہیں ہو سکتے

نور نے اُن دونوں کو گھورا

جس دن میں خاموش ہو گیا نا تو سمجھ جانا اس دنیا سے میں رخصت ہو گیا

ذوہان نے مسکراتے ہوئے کہا

اتنی جلدی کہا تو ہمارا پیچھا چھوڑے گا

طلحہ نے اُسے گھورتے کہا

اچھا چلو اب لیکچر کا ٹائم ہو رہا ہے

نور نے ہاتھوں میں پہنی واچ میں دیکھتے کہا اُسکی بات پر ہمیشہ کی طرح زویا اور حانم کا منہ بگڑا اُنہیں منہ بگاڑے بیٹھے دیکھ کینٹین میں اُن سب کے قہقے گونجے

یار مجھے بھوک لگ رہی ہے

زویا نے جنت سے کہا جنت نے اُسے دیکھا

تم کب سے کھا ہی تو رہی ہو

جنت نے بھرپور طنز کیا وہ کب سے کلاس میں بیٹھی کھا رہی تھی اور ساتھ میں اُن سب کو تنگ کرنا بھی نہیں بھولی حالانکہ سر لیکچر میں مصروف تھے مگر وہ کان نا دھرتی

یار مجھے بھی دو اکیلے اکیلے کھا رہی ہو

حانم نے اُسے دیکھتے ہاتھوں میں پکڑے چاکلیٹ چھپٹتے کہا

یہ لو کیا یاد کرو گی

زویا نے احسان جتانے والے انداز میں کہا

چرچرچر

خاموشی کو چیرتی ایک آواز آئی جو زویا کے بیگ میں رکھے ریپر کی تھی سناٹا ہونے کے

باعث آواز سر کے کانوں تک با آسانی سے پہنچ گئی

اسٹینڈ آپ

سر کی آواز کلاس نے گونجی اشارہ زویا کے جانب تھے

یس سر

وہ تعبداری سے کھڑی ہوتی معصومیت سے بولی

یہ کیسی آواز ہے

سر نے گھور کر پوچھا

سر ریپر کی

زویا نے سچ بولا

چرچرچر

جبھی پاس بیٹھی حانم جو چاکلیٹ کھا رہی تھی اُسکی آواز آئی

حانم ظہیر اسٹینڈ آپ

سر کی خرخت آواز کلاس میں گونجی حانم نے سر کو دیکھا اور کھاتے کھاتے کھڑی ہو گئ

یس سر

یہ کینٹین ہے کی کلاس

سر نے طنزیہ پوچھا

مجھے افسوس ہو رہا ہے سر

حانم افسردگی سے بولی

کس بات کا

سر نے ناسمجھی سے اس سے پوچھا

یہی کی آپ اندھے ہو گئے

حانم نے چہرے پر افسوردگی تاثرات سجائے کہا

واٹ

سر نے حیرت وغصے کے ملے جلے تاثرات سے کہا زویا اور نور نے اپنی مسکراہٹ دبائی

لیکن جنت کا قہقہ چھوٹا سر نے اب جنت کو گھورا

سوری سر

سر کے گھورنے پر جنت نے قہقہ دباتے ہوئے معذرت کی

میں اندھا لگتا ہوں؟

سر نے حانم سے پوچھا

اب کیا کر سکتے ہے اب آپ تو ہو گئے

وہ ڈھٹائی سے بولی

کہاں سے اندھا لگتا ہوں میں تمھیں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس بار سر گرجے

ہر طرف سے

لیکن وہ بھی ڈھیٹ حانم

حانم آپ کلاس سے نکل جائے

سر نے خود پر ضبط کرتے کہا

اوکے سر

حانم نے معصومیت سے کہے کر بیگ اٹھا کر کلاس سے باہر نکل گئ،

یہ کلاس ہے آپکا گھر نہیں جب جو دل کرے گا وہ کرینگی

اب سر کا رخ زویا کی طرف تھا

سر میں نے کیا کیا میں تو پڑھ رہی تھی

زویا معصومیت سے بولی

اچھا اور یہ بنا بک کا کون پڑھتا ہے

سر نے طنز کیا، زویا نے بینچ پر دیکھا لیکن بک نہیں تھی

سر اس میں کیا ہے ابھی نکال لیتی ہوں

زویا جلدی سے کہے کر بیگ سے بک نکالنے لگی لیکن بک ہوتی تو ملتی

کیا ہوا

اُسے بیگ میں ہی اُلجھا دیکھ سر نے پوچھا

سر وہ بک نہیں ہے

زویا نے سادگی سے کہا

اچھا بک نہیں ہے لیکن یہ بیگ اتنا بھرا ہوا کیوں ہے

سر کہتے ہوئے اُسکا بیگ اٹھانے والے تھے مگر زویا نے درمیان نے ہے اپنا بیگ جھپٹنے کے انداز میں لیا اور اپنے سینے سے لگا کر کھڑی ہو گئی اُسکی حرکت پر سر نے کڑی نظروں سے گھورا

بیگ دو

اُنکے چہرے پر صرف سنجید گی ہی سنجید گی تھی لیکن زویا خاموش ہی کھڑی رہی

بیگ دو

سر نے اس بار کڑے تیوروں سے پوچھا زویا نے تھوک نگلتے ہوئے اُنہیں اپنا بیگ پکڑایا

سر نے گھورتے ہوئے بیگ لیا اور بینچ پر اُلٹ پلٹ کر دیکھنے لگے بک تو نہیں ملا لیکن

چاکلیٹ چپس کا بہت سارا ریپر ضرور ملا زویا تھوک نگلتے اُسے ہی دیکھ رہی تھی نور اور

جنت کو اُسکی شکل دیکھ کر ہنسی آرہی تھی

یہ بیگ ہے کی ڈسٹبین

سر نے دانت پر دانت جمائے کہا زویا صرف سر کا منہ دیکھتی رہی

یہ بیگ لیں اور کلاس سے دفع ہو جائے

سر نے چلا کر کہا زویا نے بیگ پکڑا اور دوڑتے ہوئے کلاس سے نکل کر گہرے گہرے

سانس لینے لگی پھر گردن اٹھا کر سامنے دیکھا جہاں حانم کھڑی تھی اسکے دیکھتے ہی جگہ

کی پرواہ کئے بغیر دونوں وہی پر ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہونے لگی

یار مجھے بھی کافی دو

شان نے صارم کے ہاتھوں میں پکڑے کافی کو لینے کے لئے ہاتھ بڑھایا

تُجھے میری ہی کافی دکھی ہے

اسنے بدک کر اپنی کافی پیچھے کی

ہاں مجھے تیری ہی دکھی ہے

شان ڈھٹائی سے کہے کر کافی جھپٹی جس کے باعث تھوڑی سی کافی جھلک کے اُسکے ہاتھوں پر گری

آہ بیوقوف

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسنے اپنا ہاتھ نیپکن سے صاف کرتے صارم کو گھورتے کہا

میں نے کیا کیا ہے؟

وہ انجان بنا اسکو انجان بنتا دیکھ کر شان نے جل کر ٹیبل پر پڑا فون اُٹھایا اور صارم کو دے مارا صارم اپنے بچاؤ کے لئے نیچے جھکا

ذوہان نے جلدی سے اپنے جیب میں ہاتھ ڈال کر ٹٹولنے لگا لیکن شکر تھا اُسکا فون اسکے پاس ہی تھا

سالے تو نے کس کا فون توڑ دیا

حمزہ نے کہا تو شان نے فون دیکھا اور پھر آگے بڑھ کر اُٹھایا اور واپس چیئر پر بیٹھتے موبائل کا معائنہ کرنے لگا

یہ تو نور کا ہے

غور سے دیکھنے کے بعد اُسے یاد آیا

تو نے اتنے غور سے اُسکا فون بھی دیکھ لیا

طلحہ نے مشکوک انداز میں کہا اُسکا انداز دیکھ کر شان گڑ بڑایا

اس میں غور سے دیکھنے والی کونسی بات ہے

وہ سنبھل کر لاپرواہی سے بولا

شان ایک بات بتا

طلحہ نے شان کے کندھے پر ہاتھ رکھتے سوال کیا

کیا؟

شان نے فون کو دیکھتے کہا

سچ بتانا

حمزہ نے آنکھیں سکڑ کر بولا

بک بھی چکو اب

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شان تپ کر بولا

کیا تو نور کو پسند کرتا ہے

اس بار حمزہ کے بجائے طلحہ نے سوال کیا وہ اُسکے شک یا تھوڑا یقین پر گڑ بڑا یا

تُجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے؟

وہ اِرد گرد دیکھتے اپنے لہجے کو لاپرواہ بناتا بولا

اسے ہی نہیں ہم سب کو بھی ایسا لگ رہا ہے

ذوہان نے اپنے اور اُن تینوں کے جانب اشارہ کرتے ہوئے پر یقین لہجے میں گویا ہوا

لگے اب لو گو کو کچھ بھی لگ سکتا ہے

اُسکی لاپرواہی عروج پر تھی

دیکھ ہمیں سچ سچ بتا دے

طلحہ نے سمجھانے اور دھمکانے کے انداز میں کہا

تم سب کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہو گی

اُنہیں اپنی بات پر اڑا دیکھ کر اُسکا دل کیا ایک ایک کر کے اُنکا گلا دبا دے مگر وہ خود پر

مشکل سے جبر رکھتا گویا ہوا

چل نہیں بتانا ہے تو مت بتا اگر ہمیں معلوم ہوا نہ

صارم نے دھمکانے کے انداز میں کہتے بات ادھوری چھوڑ دی

کیا تم لوگ یہی بکواس لے کر بیٹھ گئے ہو

شان نے اپنی بات کو غصے کا رنگ دیتے اپنا دامن بچانا چاہا

حقیقت ہے یا بکواس یہ تو بات میں پتہ چل ہی جائے گا، ابھی بیٹا سامنے دیکھ، جس

موبائل کا تو نے قتل کیا ہے نہ اُسکی مالکن آ رہی ہے

ذوہان نے سامنے دیکھتے مزے سے کہا سامنے ہی نور اُن سب کے ہی جانب آ رہی تھی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کرتے ہے اب اسکا بھی کچھ

شان نے نور کو دیکھتے پر سوچ انداز میں کہا جبھی وہاں نور پہنچی

یہاں میرا فون تھا

نور نے ٹیبل پر نظر دوڑاتے کہا جب شان کے آگے رکھا اپنے فون پر نظر پڑی فون کی

ایسی حالت دیکھ کر تو اُسکی آنکھوں میں بیقینی در آئی

کیا یہ میرا فون ہے؟

نور نے فون دیکھتے تصدیق چاہی

مجھے کیا پتہ

وہ تو اول درجے کا ڈھیٹ تھا کیسے اتنی آرام سے بتا دیتا

پھر کس کا ہے

نور اُسکی لاپرواہی دیکھتے ہوئے دانت پیس کر بولی

یہی پر پڑا تھا

شان نے کندھے اُچکاتے کہا

یہ میرا فون ہے

نور نے فون کو اُلٹ پلٹ کر دیکھتے کہا لہجے میں سوال تھا پر جملے میں نہیں

مجھے کیا پتہ

انداز بے نیاز تھا

یہ میرا فون ہے

نور نے دانت پر دانت جمائے فون کو ٹیبل پر پٹختے گویا ہوئی

تو

شان بے نیازی سے بولا

کس نے کیا یہ

نور نے اُن سب کو گھورتے بولی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں نے

شان نے ڈھٹائی سے جواب دیا

تم نے کیا ہے

نور غصے سے بولی شان نے اس بات میں سر ہلایا نور تھوڑا آگے بڑھی اور اسکے شرٹ کے جیب سے فون نکال کر پوری قوت سے زمین پر دے مارا اب شان کی فون کی حالت بھی اس سے مختلف نہیں تھی نور اسکو گھورتے ہوئے کینٹین سے باہر نکل گئی وہ سب تو ہکا بکا کھڑے کبھی فون کو تو کبھی جہاں سے نور گزری تھی وہاں دیکھ رہے تھے سکتے سے باہر نکل کر شان نے سب سے پہلے اپنا فون اُٹھایا اور موبائل کا جائزہ لینے لگا نور کی حرکت پر اس کے لب مسکرائے

تو کس قسم کا ڈھیٹ ہے

اُسے مسکراتا دیکھ صارم حیرت سے بولا

اول درجے کا

شان ڈھٹائی سے بولا

رات کا نا جانے کونسا پہر تھا جب ایک گھر کے آگے ایک کار رکی کار میں تقریباً پانچ

شخص موجود تھے فرنٹ ڈور کے علاوہ باقی ڈور کھولا اور چار نقاب پوش اُس میں سے نکلے وہ اب آرام سے اور کچھ ایکسائٹمینٹ کے ساتھ آگے بڑھے تھوڑی دور جا کر اچانک ایک نقاب پوش رکا اور تھوڑی سے اپنی گردن ترچھا کرتے کار میں موجود شخص کو دیکھتے اُسے آنکھ مارتا گنگناتے ہوئے آگے بڑھ گیا اُسکی اس حرکت پر وہ سر جھٹک کر رہے گیا

کونسا کمرہ ہوگا اس مرجیل کا

گھر کے اندر داخل ہو کر چاروں طرف نظر دوڑاتے شان بولا

ایک کام کر تم دونوں اس روم میں جاؤں میں اور یہ اس روم میں جاتے ہے

صارم نے ذوہان اور حمزہ سے دائیں والی روم میں جانے کو کہا تو وہ دونوں سر ہلا کر روم کے جانب بڑھ گئے اور وہ دونوں بھی بائیں والے روم کی طرف بڑھے

روم میں قدم رکھتے ہی اندھیروں نے اُن کا استقبال کیا اُن دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر بیڈ پر سکون سے سوئے وجود کو دیکھا جو پورا لحاف سر تک ڈھانکے سویا تھا،

وہ دونوں اب بیڈ کے جانب بڑھے اور جیب سے رومال اور کولوفورم نکال کر تھوڑا سا کولوفورم رومال پہ ڈالا اور بیڈ پر سوئے ہوئے وجود کا چہرہ دیکھیں بغیر اسکے ناک پر رومال

رکھ دیا وہ وجود کچھ دیر تک اپنا ہاتھ پیر مارتا رہا پھر وہی بیہوش ہو گیا

یار کتنا مزا آرہا ہے

ذوہان نے حمزہ کو دیکھتے ہوئے پر جوش سے میں مسکرا کر بولا

ہاں یار کیڈنیپر والی فیلنگ آرہی ہے

حمزہ نے بھی اسی کے انداز میں کہا

لیکن بیٹا ہم کسی کو کیڈنیپ نہیں کرنے آئے

وہ حمزہ کو پچھکارتے بولا

لیکن یار مجھے اچھے سے فیل کرنا ہے

حمزہ نے کچھ ضدی انداز میں کہا جیسے چھوٹے بچے کو کھلونا چاہیے ہو

بعد میں فیل کر لیو اچھے سے پہلے جس کام کے لئے آئے ہے وہ کام کرتے ہے

ذوہان اُسکی پیٹھ تھپتھپاتے پچھکارنے کے انداز میں کہے کر وارڈروب کے جانب بڑھ کر

وارڈروب کھولا اور ٹارچ سے روشنی کرتے ہوئے وارڈروب میں جھانکنے لگا اُس میں

ٹنگے ڈریس کو دیکھتے ہوئے جھٹکا لگا جبھی حمزہ ڈریسنگ ٹیبل پر کچھ ڈھونڈ رہا تھا اس پر رکھے

سامان کو حیرت سے دیکھتے وہ ذوہان کے جانب آیا اسکے جانب آیا اُسکی شکل بھی ذوہان

سے مختلف نہیں تھی

ابے یہ دیکھ یہ مرجیل لپسٹک بھی لگاتا ہے

حمزہ اسکے پاس پہنچتے ہی ہاتھوں میں پکڑے لپسٹک دکھاتے ہوئے حیرت سے بولا

ابے صرف اتنا ہی نہیں یہ دیکھ یہ عورتوں والے ڈریس اور جیولری بھی پہنتا ہے

ذوہان نے وارڈروب میں ٹارچ سے روشنی کرتے ہوئے حیرانگی سے بولا

ابے لگتا ہے یہ عورت ہے

حمزہ نے بیڈ پر سوئے وجود کو دیکھتے ہوئے کہا

کیا بکواس کر رہا ہے اب کیا انکل ہانیہ کی منگنی ایک عورت سے کرینگے

ذوہان کڑے تیوروں سے بولا اسکی بات سن کر حمزہ کا دل کیا ذوہان کا سر دیوار سے دے مارے

ابے بیوقوف میرے کہنے کا مطلب ہے یہ کمرہ عورت کا ہے

حمزہ دانت پیستے ہوئے بولا

تو ایسے بول نا

وہ اپنی غلطی ماننے کے بجائے اُسکے بات کو ہی غلط ٹھہرا دیا

نہیں تُو تو پہلے ہی سے کہانی بنا کر بیٹھ جاتا ہے

حمزہ نے طنز کیا مگر اُسے کچھ اثر ہی نہیں رتا تھا

زیادہ بک بک مت کر چل دوسرے روم میں ڈھونڈتے ہے

ذوہان نے کہا اور دروازے کے جانب بڑھ گیا

لیکن دوسرے روم میں تو وہ دونوں ناڈھونڈ رہے ہے، اُنہیں ڈھونڈنے دو آؤ چلو ہم

یہاں بیٹھتے ہے

حمزہ کہے کر اوپن کچن کے جانب بڑھا اور وہی چیئر پر بیٹھ گیا

اب یہاں آہی گئے ہے تو صرف بیٹھ کر کیا کرینگے

ذوہان کہتا ہوا فریج کے جانب بڑھا اور کچھ کھانے کو ڈھونڈنے لگا اُسے کیک ملا اب ٹیبل

اور کیک رکھ کر وہ دونوں ٹھوسنے میں مصروف ہوگئے ایسا بھی چور کسی نے دیکھا ہوگا

جویلری چھوڑ کر کیک پر داھواں بولے بیٹھا ہے

وہ دونوں بیڈ پر سوئے وجود کو گھور رہے تھے جیسے آنکھوں ہی سے نگلنے کا ارادہ ہو

دل تو کر رہا ہے اسکا گلا دبا دوں

صارم نے شرجیل کو گھورتے ہوئے کچکچا کر بولا

دبادے کسنے روکا ہے

شان نے پاس پڑا شرجیل کا فون اٹھاتے بولا صارم نے اُسے گھورتے ہوئے سارے

کمرے میں نظر دوڑائی اور پھر اسٹڈی ٹیبل کے جانب بڑھا اور اسٹڈی ٹیبل پر بیٹھ گیا

ٹیبل پر ہی اُسے اسائنمنٹ نظر آئی اُسے وہ دیکھنے لگا جو اچھے سے بنائی گئی تھی مگر نا جانے

صارم کو اس اسائنمنٹ سے کیا دشمنی تھی جو اسنے اسائمنٹ کا سارا پیج پھاڑ کر ٹکڑا ٹکڑا

کر دیا اور پاس پڑے دسٹبین میں مروڑ کر ڈال دیا

لے بچوں جب ٹیچر سے در گت بنے گی تو مزا آئے گا

اسایمنٹ پھاڑ کر اُسے کچھ سکون ملا

شان موبائل کو اُلٹ پلٹ کر دیکھنے لگا پھر اُسے آن کیا جو بنا پاسورڈ کا تھا وہ کچھ فوٹو (جو

اُسکی گرل فرینڈ کے ساتھ تھی) لی اور کانٹیکٹ میں گیا جہاں لڑکیوں کا نمبر دیکھ کر اسکے

ہونٹوں پر شیطانی مسکراہٹ چمکی اور سارا نمبر لے کر موبائل وہاں رکھ کے پلٹنے والا

تھا جب اُسکا ہاتھ جگ میں لگا اور جگ زمین پر گرتے ٹوٹ گیا جگ کے ٹوٹنے کی آواز

سے شر جیل جو سو رہا تھا اُسکی آنکھ کھلی سامنے ہی کسی کا سایہ دیکھ وہ ہڑ بڑا کر اُٹھ بیٹھا،

شان اُسے اُٹھتا دیکھ بھاگنے ہی والا تھا جب شر جیل بیڈ سے اُٹھتے اُسکا ہاتھ پکڑ کر اُسے

جانے سے روکا

کون ہو تم

شر جیل اُسکا چہرا دیکھنے کی کوشش میں تھا مگر اندھیرے کی وجہ سے واضح نہیں ہو رہا تھا

جبھی صارم اچانک شرجیل کے پیچھے کھڑا ہو گیا اور چادر اٹھا کر شرجیل کے چہرے پر

پھیلا کر اُسے اپنے قابو میں کیا

سالہ گدھا ایسے چپک رہا ہے جیسے میں اسکی گرل فرینڈ ہوں

شان اُس سے دور ہوتے گھورتے بولا

شرجیل چادر میں لپٹا پھڑ پھڑا رہا تھا شان کو نا جانے کیا سوجی جب وہ آگے بڑھا اور دو

تین تھپڑ چادر کے اوپر سے ہی اسکے منہ پر لگا دیا اُسے مار تا دیکھ وہ اپنا ہاتھ پیر چلانے لگا،

صارم نے اُسے شان کے حوالے کیا اور پاس پڑا واس اُٹھا کر اسکے سر پر مار دیا زیادہ چوٹ

لگنے کی وجہ سے وہ وہی بیہوش ہو گیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بیوقوف تو نے اسے واس سے کیوں مارا

شان نے شرجیل کو وہی زمین پر چھوڑتے صارم سے سوال کیا

بیہوش کرنا تھا اسے اس لیے

صارم نے شرجیل کو گھورتے کہا وہ دونوں ایسے گھور رہے تھی کی بس اب شرجیل

بھسم ہو جائے گا

تو بیٹا کو لوفرم سے کرتے اسکا سر بجانے کی کیا ضرورت تھی

شان نے بھرپور طنز کیا

ایسے کر دیا ویسے ہوا نا یہ بیہوش اب چلو یہاں سے

صارم لاپرواہی سے کہے کر دروازے کے جانب بڑھا شان بھی اسکے پیچھے لپکا، روم سے باہر نکلتے ہی سامنے ہی حمزہ اور ذوہان کو مزے سے بیٹھا کیک کھاتے دیکھ کر وہ دونوں دانت پیستے اُنکے جانب بڑھے

منہوس خود یہاں بیٹھ کر آرام سے کیک کھا رہے ہو

شان کہتا ہوا ذوہان کے ہاتھوں میں کیک کا آخری ٹکڑا جھپٹا اور ایسا ہی عمل صارم نے حمزہ کے ساتھ کیا وہ دونوں آرام سے کھا رہے تھے کیک کے آخری پیس کو ہاتھ سے جاتا دیکھ صدمے سے اپنے خالی ہاتھ دیکھ کر رہے گئے

اب کیا یہی رہنا ہے کیا

اُنہیں ایسے ہی بیٹھا دیکھ صارم نے کیک کھاتے ہوئے طنز کیا

چلو

کیک جانے کے غم سے اُن دونوں کے منہ سے بس اتنا ہی نکلا اور دونوں گھر سے باہر نکل گئے اُس کے پیچھے ہی کیک کھاتے ہوئے وہ دونوں بھی نکلے

طلحہ کب سے باہر اُن سب کے انتظار میں بے چینی سے ٹہل رہا تھا جب ذوہان اور حمزہ

آتے دکھائی دیئے

کیا ہوا ایسے کیوں منہ بنایا ہے

طلحہ نے حیرت سے اُسے دیکھتا بولا جو منہ پھلائے کھڑا تھا طلحہ کے پوچھنے پر وہ دونوں اُسے جواب دیئے بغیر کار میں جا کر بیٹھ گئے طلحہ حیرت سے پیچھے مڑ کر اُن دونوں کو دیکھنے لگا

یہاں کیوں کھڑا ہے، کار میں بیٹھ

صارم اور شان آتے بولے تو وہ تینوں جا کر کار میں بیٹھے اور کار کو سنسان روڈ پر زن سے اُڑا لے گئے

جس کام کے لئے گیا تھا وہ ہو گیا

طلحہ نے اُن سب مل دیکھتے ہوئے بے چینی سے پوچھا

جہاں میں جاؤں وہاں کوئی کام ادھورا ہو

صارم اپنی کولر جھٹکتے اترا کر بولا

صرف تو نہیں گیا تھا میں بھی تھا

شان نے اُسے آسمان سے زمین پہ پٹکا

تم یہ کہاں سے اٹھا لے آئے

طلحہ کی نظر اُن دونوں کے ہاتھوں میں پکڑے کیک پر پڑی جب اس نے پوچھا

مرجیل کے گھر سے لے کر آئے ہے

شان نے کھاتے ہوئے مصروف سے انداز میں بولا

اچھا دے ذرا

طلحہ لینے کے لئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا جب شان نے پورا اپنے منہ میں ٹھوس لیا

منہوس، چل بے تو دے

شان کو منہوس کہے کر اس نے صارم سے کیک جھپٹنا چاہا وہ بھی ایسا ہی عمل کرتا جب

بر وقت طلحہ نے کیک جھپٹا اور اپنے منہ میں ڈال لیا

میرے منہ کا نوالہ چھین لیا تو نے

صارم نے تیور چڑھائے

کیسا لگا، ہمارے ساتھ بھی تو تم دونوں نے ایسا ہی کیا تھا

کب سے خاموش بیٹھا حمزہ بولا

اوہ اچھا اس لئے ان دونوں نے سڑی ہوئی شکل بنائی تھی

طلحہ نے بات کو سمجھتے کہا اُسکی بات سن کر پھر اُن دونوں نے اُسے گھورا

دسمبر کا آدھا مہینہ گزر چکا تھا موسم کافی سرد تھا سرد ہوائے چل تھی سورج بھی بادلوں کی اوٹ میں چھپا ہوا تھا، کلاس ابھی ختم ہوئی تھی باری باری کر کے سٹوڈینٹ کلاس سے باہر نکل رہے تھے وہ اکیلی شیٹ پر بیٹھی خاموشی سے کتاب کو سمیٹ رہی تھی اُسکا سامنا ابھی تک اُن میں سے کسی سے بھی نہیں ہوا تھا تب تک کلاس خالی ہو چکی تھی وہ بھی سمیٹ کر اپنا بیگ اٹھاتی آگے بڑھنے والی تھی جب سامنے ہی اُسے طلحہ کھڑا نظر آیا نظروں کا تصادم ہوا ہانیہ نے فوراً اپنی نظریں پھیری اور سائڈ سے گزر کر جانے لگی جب طلحہ نے اُسکا بازوں اپنے ہاتھوں کے سکنجے میں لیتے اُسے جانے سے روکا

تم ایسے نہیں جا سکتی

اُسے اپنے مقابل کھڑا کرتے طلحہ دانت پر دانت جمائے بولا

میرا بازو چھوڑے

ہانیہ اپنا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی

نہیں چھوڑنگا

اُسکا بازو اور مضبوطی سے پکڑا

چھوڑیں

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interview

اس بار ہانیہ کی آنکھوں میں بے بسی سے آنسو تیرنے لگا جو آج کل کسی بھی وقت نکل پڑتا تھا مگر لہجے میں غصّہ تھا

اچھا چھوڑ دونگا پہلے ایک سوال کا جواب دو

اُسکی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر وہ نرم پڑا مگر اُسکا بازوا بھی بھی اسکے گرفت میں تھا

مجھے کسی بھی سوال کا جواب نہیں دینا

وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی

میں بھی تمہیں نہیں چھوڑنے والا

وہ بھی دوبدو بولا

جلدی پوچھے

اُسے اپنی ضد پر اڑا دیکھ وہ دانت پیس کر بولی

شادی کروگی مجھ سے

طلحہ نے اسکے چہرے پر نظر گاڑے سادگی سے گویا ہوا مگر مقابل کا دماغ خراب کرنے کے لئے کافی تھا

دماغ خراب ہوچکا ہے آپکا

ہانیہ اسکے دماغ کے جانب اشارہ کرتی تیز لہجے میں بولی

اس میں بھی تمہارا ہی قصور ہے

اسنے آسانی سے سارا قصور اُس پر ڈال دیا

میری منگنی ہو چکی ہے اور جلد ہی نکاح۔۔

وہ خود قابو کرتی اسے سمجھانے والے انداز میں کہتی طلحہ کا دماغ خراب کر چکی تھی، طلحہ نے جھٹکے سے اُسے اپنے جانب کھینچا اُسکا ہاتھ اُسکی کمر کے پیچھے لے جاکر موڑا، درد سے ہانیہ کے آنکھوں سے آنسو بہے نکلا، مگر مقابل کو اس بار اسکے آنسو اثر نا ہوا، اُسکی گرم سانس ہانیہ کے چہرے کو جھلسا رہی تھی

اپنے اس دماغ میں اچھے سے بیٹھالو، تم صرف میری ہو

اُسکی آنسو سے لبریز آنکھوں میں لہو رنگ آنکھیں گاڑے اسکے کا نپٹی پر اشارہ کرتے دانت پیس کر بولا، اور ایک جھٹکے سے اُسے چھوڑتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا کلاس سے باہر نکل گیا

بدتمیز

جہاں سے طلحہ گزرا تھا وہی گھورتے ہوئے وہ بڑبڑائی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

واٹ؟

اُن سب نے چیخ کر ایک ساتھ کہا ہانیہ نے کان پر ہاتھ رکھا

آہستہ بولو بہری نہیں ہوں میں

ہانیہ نے اُنہیں گھورتے کہا

تم مان کیوں گئی

جنت نے اُسے گھورتے کہا

کیا وہ مجھ سے پوچھنے آئے تھے، وہ بتانے آئے تھے کی اگلے ہفتے تمہارا نکاح ہے

ہانیہ نے سپاٹ لہجے میں کہا

میں سچ کہے رہی ہوں میں اس مرجیل کو مار دونگی

حانم نے ٹہلتے ہوئے کچکچا کہا

کیسے انکل اسکے ساتھ تمہارا نکاح کر سکتے ہے

زویا نے اُسے دیکھتے کہا

آجانا پتہ چل جائے گا، کیسے بابا مان گئے

ہانیہ نے چیئر پر بیٹھتے کہا

طلحہ کا کیا ہو گا

نور نے ہانیہ کا بے تاثر چہرہ دیکھتے کہا

اچھا اب میں چلتی ہوں، میرے سر میں درد ہو رہا ہے

اُسکی بات ان سنی کرتے اپنا بیگ لیتے کھڑی ہوئی

اتنی جلدی کیوں گھر جا رہی ہوں ابھی تو اور کلاس باقی ہے

جنت نے وجہ پوچھے نور خاموش ہی رہی

یار میرا سر درد کر رہا ہے کل ملتے ہے نا

اسنے بہانا بنایا جو وہ سب اچھے سے سمجھ گئی

اوکے اپنا خیال رکھنا

وقت کی نزاکت سمجھتے ہوئے نور نے کہا تو وہ سر ہلاتی یونی سے باہر نکل گئی

یہی رہنے کا ارادہ ہے

اُن سب کو وہی جمع دیکھ نور نے کہا اور کینٹین کے جانب بڑھ گئی وہ سب بھی اسکے پیچھے لپکی،

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سرخ آنکھیں، سیاہ ہونٹ، یہ آنکھوں کے نیچے حلقے

کیا تم نے بھی محبت کر لی، کیا تم بھی مر گئے

شان نے طلحہ کی شکل دیکھتے ہوئے پھر شاعری کہی

ایک بات بتا تُجھے تھوڑے تھوڑے وقفے بعد شاعری کا دورا کیوں پڑتا ہے

طلحہ زچ ہوتا بولا

چاہت کا کشکول اٹھا کر رنج والم کا ڈھول بجا کر، در در پھرنا ٹھیک نہیں ہے، سنو محبت

بھیک نہیں ہے

وہ اُسکا سوال نظر انداز کرتے اُسے دیکھتے بولا

تو اپنا یہ سپیکر بند کر دے کیوں چالو ہو جاتا ہے تو کیا تُجھے ہم پر رحم نہیں آتا

حمزہ نے با قاعدہ اسکے سامنے ہاتھ جوڑتے کچکچا کر کہا

اس پہ بھوت کوئی چڑا ہے، ٹھہر نا جانے نا

اب تو کیا بھلا کیا برا ہے، فرق پہچانے نا

ضد پکڑ کر کھڑا ہے کمبخت چھوڑنا جانے نا

بد تمیز دل بد تمیز دل بد تمیز دل مانے نا مانے نا

ذوہان نے موبائل میں گھسے گھسے ہی گنگناتے ہوئے جواب دیا آخری لائن شان نے مسکراتے ہوئے مکمل کی

واہ۔۔۔ آخر تو بھی لائن پر آ گیا نا، میں سوچا ایک چالو ہے تو دوسرا خاموش کیسے بیٹھا ہے

صارم نے تالی بجاتے ہوئے طنزیہ کہا

دیکھ لے میں چیئر پر بیٹھا ہوں

ذوہان نے چیئر پر اشارہ کرتے صارم سے کہا تو اسنے نا سمجھی سے اُسے دیکھا

تو ہی نا کہے رہا ہے میں لائن پر آ گیا، لیکن میں تو چیئر پر بیٹھا ہوں

ذوہان نے اپنی بات دہرائی اُسکی بات کا مطلب سمجھتے صارم نے اُسے گھورا، جبھی وہ

چاروں بھی اُنکے پاس آئی

نکاح ہے ہانیہ اگلے ہفتے

جنت نے بیٹھتے ہوئے طلحہ کے سر پر بم پھوڑا ایک لمحے کے لئے وہ ساکت بیٹھا رہا

اچھا اسنے ہمیں نہیں بتایا

ذوہان نے ہنستے ہوئے مذاق میں کہا

مذاق نہیں کر رہی میں، بتایا تھا آج اسنے ہمیں

جنت نے اُسے گھورتے ہوئے کہا

اتنی آسانی سے تو میں اُسکا نکاح ہونے نہیں دونگا

طلحہ بے چینی سے کھڑے ہوتے بولا

ایسے بیٹھے بیٹھے ہی تو کچھ نہیں ہو جائے گا

نور نے اُسے دیکھتے کہا

ہاں تو کسنے کہا وہ بیٹھا ہے

شان نے طلحہ کے جانب اشارہ کرتے غیر سنجید گی سے گویا ہوا

سنجیدہ ہو جاؤ تم دونوں

صارم نے اُسے گھورا

اگلے ہفتے ہے نا

طلحہ نے تصدیق چاہی نور نے ہاں میں سر ہلایا

تو طلحہ جانی۔۔۔وقت آگیا ہے ہمیں اپنے پلان پر عمل کرنے کا

صارم اپنے چیئر سے کھڑے ہوتے طلحہ کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر مسکراتی نظروں سے دیکھتے بولا طلحہ نے گردن موڑ کر صارم کو دیکھا پھر ایک جاندار مسکراہٹ اُسکے لبوں پر احاطہ ہوئی اُسکی آنکھیں چمکی ہانیہ کو پانے کے اُمید اور پختہ ہوئی

یعنی یہ کام کرنے کے لئے آج کا دن پرفیکٹ ہے

ذوہان اُن سب کے جانب دیکھتے پرجوش انداز میں بولا

ہاں جانی

اُن چاروں نے ایک ساتھ بلند آواز میں کہا

فرض کرو تم کچھ نا پاؤ

اپنا آپ لُٹا کر بھی

فرض کرو کوئی مکر ہی جائے

سچی قسم اٹھا کر بھی

فرض کرو یہ فرض نا ہو

سچی ایک حقیقت ہو

تیرے عشق کے ہر رستے پر

جاناں ایک قیامت ہو

اور سنا ہے یہ قیامت

خون جگر کا پیتی ہے

تم تو جاناں فرض کرو گے

ہم پہ یہ سب بیتی ہے

کار ایک جھٹکے سے یوسف انڈسٹریز کے آگے رکی، کار میں موجود شخص ونڈو مرر کو نیچے کرتا ونڈو کے جانب رخ کیا آنکھوں میں لگے گو گلز کو اُتار کر سکین کرتی سبز آنکھوں

سے اس پانچ منزلہ عمارت کو دیکھا، پھر گوگلز آنکھوں میں لگاتے وہ کار سے باہر نکلا وہ

بلیک پینٹ، شرٹ پر گرے کوٹ پہنے ہاتھ میں رسٹ واچ باندھے بال سلیقے سے

شیٹ کئے ہوئے آنکھوں میں گوگلز لگائے ہوئے مکمل وجوہات کا شاہکار تھا، وہ

مغرورانہ چال چلتا عمارت کے اندر داخل ہوا، ہر شو سناٹا چھا گیا ہر نگاہ اُس پر اٹھی،

لڑکیاں تو لڑکیاں لڑکے بھی اسی کو دیکھ کم گھور رہے تھی مگر وہ کسی پر بھی نگاہ ڈالے بغیر

وہ سب سے بے نیاز مغرور چال چلتے اپنے مخصوص روم کے سامنے رکا، ایک گہری

سانس لے کر ڈور نوک کیا

کم ان

اندر سے آواز آئی اجازت ملتے ہی وہ اندر داخل ہوا اُسے سامنے ہی ریولونگ چیئر پر

پر وقار شخصیات کے مالک بیٹھے کام میں مصروف نظر آئے

اسلام و علیکم

اسنے ہاتھ ملاتے ہوئے رسماً سلام کیا یوسف صاحب کا کام کرتا ہاتھ رکا سر اٹھا کر سامنے

کھڑے طلحہ زبیر عزیز کو دیکھا

و علیکم اسلام بیٹا بیٹھو

دوسرے جانب سے خوشدلی سے بیٹھنے کو کہا گیا اُسکی شخصیت ہی ایسی تھی ہر شخص نا

چاہتے ہوئے بھی متاثر ہو جاتا تھا دوسرا وہ جانتے تھے وہ زبیر انڈسٹریز کا اونر ہے، اور بزنس کے سلسلے میں سرسری سی ملاقات بھی ہو چکی تھی

یہاں کیسے آنا ہوا

حال حوال کے بعد انہوں نے آنے کا سبب پوچھا

یہ کام تو ویسے بڑوں کا ہے لیکن میرا کوئی ہے نہیں اس لئے میں خود بات کر رہا ہوں آپکو تھوڑا عجیب لگے

اسنے سنجیدگی سے تمہید بھاندی اور فون کے اُس پار وہ سب دم بخود اُن دونوں کی گفتگو سن رہے تھے، اُن سب کے ضد کی وجہ سے وہ کال پر تھا

میں سمجھا نہیں

یوسف صاحب نے نا سمجھی سے اُسے دیکھا

میں آپکی بیٹی سے شادی کرنا چاہتا ہوں

وہ مدعے پر آیا، وہ طلحہ زبیر عزیز تھا وہ زبیر انڈسٹریز کا اکلوتا اونر جو چیز اُسے پسند آجاتی تھی وہ اسکو پانے کی کسی بھی حد تک جا سکتا تھا وہ صرف پسند کرنے پر ہی چیزوں کو اپنی ملکیت سمجھنے لگتا تھا پر یہاں تو معاملہ اُسکے دل کا تھا اُسکی محبت کا جب وہ کسی چیز کے خاطر

کچھ بھی کر سکتا تھا تو وہ اپنی محبت کے خاطر کیا نہیں کر سکتا تھا

ابھی دیکھنا تھپڑ کی آواز گنجے گی

ذوہان نے ہنستے ہوئے اُن سب سے کہا جو فون کا سپیکر آن کریں سن رہے تھے

ایسے دوست مل جائے نالوگوں کا جو حوصلا رہے گا وہ بھی ختم ہو جائے گا

زویا نے اُسے گھورتے ہوئے کہا

میری بیٹی کا نکاح ہے اگلے ہفتے

یوسف صاحب نے غصے کے بجائے تحمیل سے جواب دیا اُنکے مزاج میں نرمی تھی

معلوم ہے اور یہ بھی پتہ ہے اُسکا نکاح آپکے بھانجے یعنی شرجیل عالم سے ہو رہا ہے

طلحہ نے ویسے ہی سنجیدگی سے گویا ہوا

پھر بھی آپ میری بیٹی کے متعلق بات کر رہے ہے، یہ بات زیب نہیں دیتی

یوسف صاحب کو بات ناگوار گزری

میری بات غور سے سنے تو شاید آپ اپنے بات پر قائم نا رہے

وہ تھوڑی پر ہاتھ پھیرتا بارعب آواز میں بولا اُسکی شخصیت ہی ایسی تھی لوگ نا چاہتے

ہوئے بھی کسی بات کے لیے ہاں کر دیتے تھے

شاید اسے دیکھتے آپکا ارادہ بدل جائے

طلحہ نے اُنکی طرف ایک انبولپ بھڑایا کچھ سوچتے ہوئے انہوں نے تھام لیا اور نکال کر دیکھنے لگے جیسے جیسے دیکھ رہے تھے اُنکے چہرے پر ایک رنگ آرہا ایک جارہا اُنہیں یقین نہیں ہورہا تھا، انولپ میں پکچر تھا جہاں شرجیل کے ساتھ الگ الگ لڑکیوں کی نازیبا فوٹو تھی کہیں گلے لگیں ہوئے تھے تو کہیں کلب کا تھا اور ایسے ہی بہت سارے بیہودہ پکچر تھی،

یہ پکچر نقلی بھی ہوسکتی ہے

اُنہیں شاید اُسکی بات کا یقین نہیں ہوا تھا مگر کہیں ڈر بھی تھا اگر یہ سچ ہوا تو آئی نو کوئی بھی شخص اپنے ریلیٹڈ کے اختلاف کسی غیر کے منہ سے سن کر یقین نہیں کرے گا بٹ اٹس ٹرو

طلحہ ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے بولا

وہ میرا بھانجا ہے مجھے اس پر یقین ہے آپ یہاں سے جا سکتے ہیں

وہ شاید اُسکی بات سمجھ کر بھی اُسکی بات کا یقین نہیں کرنا چاہتے تھے اور نا کچھ سننا چاہتے تھے اسلئے اُسے جانے کو کہا

میں نے شرافت سے آپ سے رستہ مانگا ہے اب تو مجھے بھی نہیں پتہ میں کیا کرونگا

وہ چیئر سے کھڑا ہو گیا

اوکے اب میں چلتا ہوں

وہ مسکرا کر بولتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر چلا گیا یوسف صاحب کی پر سوچ نظریں اُسکا دور تک پیچھا کیا

اب کیا کرینگے ہم

شان نے طلحہ کو دیکھتے بولا وہ سب طلحہ کے گھر جمع تھے طلحہ اضطراب کے عالم میں صوفے پر بیٹھا اپنا سر صوفے کی پشت سے ٹکا کر آنکھیں مندے ہوئے تھا اور وہ سب بھی صوفے پر بیٹھے تھے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں کہتا ہوں اٹھوا لے

یہ مشورہ صارم کا تھا وہ بڑے آرام سے بڑی سے بڑی بات کہہ کر اگلے شخص کا دماغ خراب کر دیتا تھا

حمزہ میں کہتا ہوں، اسکا منہ بند کر اس منحوس کو یہی ایک راستہ دکھا ہے

طلحہ نے حمزہ کو مخاطب کرتے صارم کو جھاڑا اور باقی سب بھی اُسے گھورنے کا کام کر رہے تھے

عقل نا دماغ۔۔۔ مشورہ دینے چلے ہے

جنت نے طنز کیا

"یار مجھے اب سمجھ آیا۔۔۔ ہم ہر بار مصیبت میں کیوں پڑتے ہے" صارم نے جنت کی بات سنتے کہا اور اُنکا جواب سنے بغیر پھر گویا ہوا

"کیونکہ ہمارے آس پاس یہ۔۔۔۔ یہ بلی ہوتی ہے"

اسنے جنت کے جانب اشارہ کرتے جلا دینے والی مسکراہٹ سے کہا وہ ایسا ہی تھا اپنا حساب برابر کرنے والا

غلط کہتے ہو تم۔۔۔۔ تمہاری شکل دیکھ کر ہی ساری مصیبت ہمارے سر پر آجاتی ہے

جنت اُسے کڑی نظروں سے گھورتی بولی

تمہارا انداز اغلط ہے جنت بی بی تم۔۔۔۔

شٹ اب۔۔۔۔ جسٹ شٹ اپ

طلحہ کی دھاڑ لاؤنج میں گونجی تو اُنہیں خاموش ہونا پڑا آواز اتنی تیز تھی کی اُنہیں کانوں میں انگلی ٹھوسنا پڑا

نکلو یہاں سے تم دونوں۔۔۔۔۔ نکلو

وہ دروازے کے جانب اشارہ کرتا دانت پیستے بولا

سوری

جنت صارم کو گھورتی طلحہ سے سوری کہا

اُسے غصے میں دیکھتا صارم نے بھی خاموشی اختیار کرلی وہ اب جنت کو دیکھنے سے بھی گریز کرر ہا تھا، کی غلطی سے بھی اس پر نگاہ ناپڑ جائے اور اُسکی زبان کا خاموش ہونا مشکل ہو جائے

کچھ کرنا ہو گا اس مرجیل کا

شان تھوڑی پر ہاتھ رکھے کب سے اسی نقطے پر غور کرر ہا تھا

کیا کرینگے اُس مرجیل کا مرڈر کرینگے یا ہاسپٹل پہنچا ینگے

زویا نے جھنجھلا کر کہا

نہیں چپکلی دوسرا آئیڈیا ہے میرے پاس

کچھ یاد آنے پر شان لبوں پر شاطرانہ مسکراہٹ سجائے بولا تو سب نے سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھا

کیا؟

ذوہان نے پوچھا

تُجھے پتہ ہے میرے پاس شرجیل کی گرل فرینڈز کا نمبر ہے

شان صوفے سے اٹھتا مسکراتی نظروں سے سامنے دیکھتا گویا ہوا

تو اس سے کیا ہو گا

صارم نے اُسے گھورا

میری جان اس سے یہ ہو گا کی۔۔۔۔

شان مزے سے کہتا اپنا پلان بتانے لگا جسے سن کر اُن سب کی آنکھیں چمکی طلحہ بھی غور سے اُسکی بات سن نے لگا اور پھر اختتام پر اُن سب کے لبوں پر ایک جاندار مسکراہٹ رینگی

ہاں !! یہ پرفیکٹ ہے مگر تُجھے نہیں لگ رہا ہم مرجیل کی اس عزت افزائی کو دیکھنے سے محروم رہینگے

صارم ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے گلاس سے پانی کا ایک گھونٹ لیتے بولا

ہاں صحیح کہا مجھے افسوس ہو گا

زویا افسردگی سے بولی

اچھا حانم یہ بتاؤ نکاح کے پہلے کسی کام یا کوئی بھی وجہ سے تمہیں مرجیل کے گھر جانا ہے ؟

حمزہ نے پر سوچ انداز میں سوال کیا

اب بیچ میں یہ بات کہاں سے آگئی

حانم نے ابرو اُچکاتے پوچھا

بتاؤ پہلے

حمزہ نے پھر اپنا سوال دہرایا تو حانم سوچ میں پڑ گئی پھر یاد آتے بولی

ہاں کل ہی تو جانا ہے، وہ کل مرجیل کے بابا نے دعوت رکھی ہے جس میں میرے گھر والے بھی انوائٹڈ ہے

اُن سب نے قسم کھائی ہوئی تھی اُسکا نام صحیح سے نا لینے کی

واو یار یعنی اب ہم محروم نہیں ہونگے مرجیل کے عزت افزائی دیکھنے سے

حمزہ اپنے ہتھیلی پر ہاتھ مارتا پر جوش انداز میں بولا تو سب نے نا سمجھی سے اُسے دیکھا

مطلب؟

جنت نے نا سمجھی سے پوچھا

ارے ہماری ریڈیو ہے نا یہ کیمرہ بن جائے گی

حمزہ نے حانم کے جانب اشارہ کرتے مسکرا کر بولا تو حانم نے اُسے گھورا

انسانوں کی طرح بات کرو ورنہ تیرا منہ توڑ دونگا، مطلب کیا ہے تیرا؟

اُسے پہیلیاں بجھاتا دیکھ صارم جھنجھلا کر بولا

وہی جو میں نے کہا ہے

حمزہ نے کندھے اچکا کر لاپرواہی سے بولا

بیٹا جی۔۔۔انسان ہے وہ کوئی ڈیوائس نہی جو اسے ریڈیو سے کیمرے میں تبدیل کر دیا جائے

شان نے بڑے پیار سے طنز کیا حانم مسلسل حمزہ کو ہی گھور رہی تھی

ارے بیو قوف میرا مطلب ہے یہ کل اُسکے گھر جائے گی تو یہ فون ہے نا ویڈیو کال کر کے بیٹھ جائے گی اور ہم اپنا دیکھ کر مزا لینگے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حمزہ نے اُسے سمجھاتے ہوئے کہا

اب کیا وہاں واویلا مچا ہو گا اور میں ویڈیو کال سے سارا سین تمہیں دکھاونگی

حانم نے بیو قوفوں والا سوال کیا

ایسے ہی نہیں۔۔۔ایسے ہی نہیں میں تمہیں بد دماغ اور بیو قوف کہتا ہوں تم ہو اسلئے کہتا ہوں

حمزہ اُسکی بات سن کر تپ کر بولا

لنگور تم خود کیا ہے بیو قوف کے بادشاہ منحوس بیو قوف ہو گے تم بد دماغ بھی تم ہی ہو،

اگر مجھے کبھی بیو قوف اور بد دماغ بولا نا تو تمہارا سر پھاڑ دو نگی

حانم نے دانت پیستے تپ کر بولی

اے ریڈیو منہ بندر کھواپنا جب دیکھو پھٹے ڈھول جیسے چالو ہو جاتی ہوں۔۔۔

انف از انف

اُسکی زبان نے طلحہ نے بند کی اتنے سیر یس شچیوشن میں بھی مجال ہے جو سیر یس ہو جائے

جب دیکھو بچوں جیسے لڑنے بیٹھ جاتے ہو

طلحہ نے اُن دونوں کو گھر کا وہ پہلے ہی بگڑا بیٹھا تھا اُنہیں بحث کرتا دیکھ طلحہ چیخ پڑا حانم نے منہ بگاڑا اور حمزہ نے بات جاری رکھی

ہاں تو میں کہے رہا تھا۔۔۔

حمزہ نے تفصیل سے اُنہیں اپنے پلان سے آگاہ کیا اور خاص تر حانم کو ہر چھوٹی چھوٹی بات سے آگاہ کر رہا تھا کی کہیں وہ کچھ بیو قوفوں والا کام نا کر جائے

آج اُن کا آفیشل ڈنر تھا اسلئے وہ ہوٹل آئے ہوئے تھے غیر ارادے طور پہ اُنکی نظر ایک ٹیبل پر جار کی، وہ اس ٹیبل سے کافی فاصلے پر ہی کھڑے ہو کر ٹیبل پہ بیٹھے شخص کو دیکھنے

لگے دماغ میں کئی سوال گردش کرنے لگے آج کی ہوئی طلحہ کی گفتگو حرف باحرف دماغ میں گردش کرنے لگی دل میں ہزار وسوسوں نے جنم لیا اُنہیں ہانیہ کی بات یاد آئی

بابا مجھے آپ سے بات کرنی ہے

یوسف صاحب جو اسٹڈی میں بیٹھے ورک کے رہے تھے جب ہانیہ آئی اضطراب کی کیفیت سے گویا ہوئی

کیا بات کرنی ہے

وہ کام کرتے کرتے مصروف سے انداز میں بولے مگر ہانیہ خاموشی سے دیکھنے لگی جیسے کہنے کو الفاظ کو ڈھونڈ رہی ہو

کیا ہوا بیٹا کیا بات کرنی ہے

جب کچھ دیر وہ نہیں بولی تو یوسف صاحب اُسکے سامنے کھڑے ہوتے پوچھنے لگے

بابا میں نے آج ریسٹورینٹ میں شرجیل کو کسی لڑکی کے ساتھ دیکھا تھا

اُنکے پوچھنے پر اسنے تمام ہمت جمع کرتے بولی

کوئی فرینڈ ہو گی

یوسف صاحب نے اُسکے سر پر ہاتھ رکھتے بولے

نہیں بابا میں نے اُسے کئی بار دیکھا ہے کئی لڑکیوں کے ساتھ

اسنے پھر کہا

بیٹا جو تم کہنا چاہتی ہو میں وہ سمجھ گیا ہوں لیکن مجھے یقین ہے وہ ایسا نہیں ہے اس لئے تم ٹینسن نالو اور بہت رات ہو گئی جاؤ سو جاؤ

یوسف صاحب پر یقین لہجے میں کہتے پھر صوفے پر بیٹھ گئے، اپنی بات کا نا یقین کر تا دیکھ اُسکے آنکھوں میں پانی جمع ہونے لگے وہ اُنہیں ایک نظر دیکھتی اسٹڈی روم کے باہر چلی گئی

وہ اُسی ٹیبل پر نظر گاڑے سوچتے اچانک وہ اپنا فون نکال کر اُسکا نمبر ڈائل کرنے لگے اگلا شخص یعنی شر جیل کو، شر جیل ایک دو بار فون دیکھ کر واپس ٹیبل پر رکھ دیتا۔۔۔۔اُسکی کاروائی پر وہ ضبط کے گھونٹ پی کر رہے گئے اور پھر ضبط سے ڈائل کیا مگر اس بار کال اٹھالیا گیا وہ ٹیبل پر بیٹھے شر جیل کو ہی دیکھ رہے تھے جو بیزاری سے فون کان میں لگائے ہوئے تھا

اسلام و علیکم

اُسکی آواز یوسف صاحب کے کانوں میں گونجی

وعلیکم السلام بیٹا کہاں ہو تم

وہ اپنا لہجہ نارمل رکھتے مدعے پر آئے

ماموں میں گھر پر ہوں

اسنے بیزاری سے کہتے سامنے بیٹھی لڑکی کا ہاتھ تھام لیا تو وہ لڑکی مسکرائی مگر یوسف صاحب کی آنکھوں میں شعلے ابلے

اچھا ذرا سمیہ سے بات کرواؤں میں کب سے اُسے کال کر رہا ہوں اٹھا ہی نہیں رہی

یوسف صاحب نے سامنے بیٹھے شرجیل کو دیکھ کر ضبط سے کہا جو وہ کسی لڑکی کے ساتھ بیٹھا تھا وہ لڑکی نازیبا کپڑوں میں ملبوس تھی

آامی سو گئی ہے ماموں۔۔۔اُنکے سر میں درد تھا اسلئے

ایک اور جھوٹ بولا اسنے، یوسف صاحب کا دل کیا اس بھری محفل میں اُسے دو چار تھپڑ تو لگا ہی دے مگر خود پر جبر رکھتے ایسا کچھ کرنے اسے روکا اور بنا کچھ بولے کال کٹ کرتے وہ ہوٹل سے باہر نکل گئے اب اُنہیں جو کرنا تھا وہ جلد از جلد کرنا تھا

عالم صاحب کے گھر دعوت تھی وہ سب ڈنر کے بعد ڈرائنگ روم میں بیٹھے محو گفتگو تھے ہانیہ اور حانم بیٹھے اپنے میں ہی لگی تھی صرف حانم بول رہی تھی ہانیہ تو بیدلی سے

بیٹھی اُسکی بات سن رہی تھی اُسے تو یہاں آنے کا دل ہی کر رہا تھا مگر وہ سمیہ بیگم کے ضد پر آئی تھی جبھی اچانک شور کی آواز آنے لگی

یہ شور کیسا ہے

ظہیر صاحب نے عالم صاحب سے سوال کیا تو انہوں نے لاعلمی سے کندھے اُچکائے

دیکھے آپا

صوفیہ بیگم نے سمیہ بیگم سے کہا تو اُنہونے ہاں میں سر ہلا یا اور پھر باقی سب ڈرائنگ روم سے باہر نکل کر لاؤنج میں آگئے جہاں پانچ یا چھ لڑکیاں تھی

کون ہے آپ لوگ

سمیہ بیگم نے آگے بڑھ کر ایک لڑکی سے پوچھا

یہ شرجیل عالم کا گھر ہے نا

وہ لڑکی اُنکا جواب دیے بغیر اپنا سوال پوچھا تو سمیہ بیگم نے ہاں میں سر ہلایا

اچھا اُسے بلائے ہمیں اُس سے کچھ کام ہے

خود پر جبر رکھتے وہ گویا ہوئی

کیا کام ہے؟

آنٹی بلائے ابھی پتہ لگ جائیگا

اسنے کہا تو اُنہونے نے ملازمہ سے کہے کر شرجیل کو نیچے بلانے کو کہا جو کب سے روم میں بیٹھا تھا، تھوڑے وقفے بعد وہ نظر آیا

کیا ہوا امی۔۔۔

وہ سڑیوں سے اترتا ہوا بیزاری سے بول رہا تھا جب اُسکی نظر تمام لڑکیوں پر پڑی تو زبان کے ساتھ ساتھ پاؤں کو بھی بریک لگی

رک کیوں گئے

ایک لڑکی اُسکے جانب بڑھتی استنرائیہ بولی یوسف صاحب کو معاملے کی تحت تک پہنچ چکے تھے ہانیہ بھی سمجھ گئی تھی اور جسکا پلان تھا وہ مزے سے حانم کے ہاتھوں میں موجود ویڈیو کال سے دیکھتے ہوئے مزا لے رہے تھے اور وہ خود بھی کمال مہارت سے اپنے قہقے کا گلا گھونٹ رہی تھی نہیں تو دل کر رہا تھا گلا پھاڑ پھاڑ کر ہنسے اُنکے علاوہ باقی سب نا سمجھی سے دیکھ رہے تھے

تم سب

وہ مضطرب سا ایک نظر لڑکیوں کو دیکھتا پھر مہمان کو دیکھنے لگا

کون ہے بیٹا یہ؟

سمیہ بیگم نے آگے بڑھتے ہوئے شرجیل سے سوال کیا مگر وہ خاموش رہا

"یہ کیا بتائے گا میں بتاتی ہوں یہ میرا ہونے والا منگیتر ہے"۔۔۔۔ارے آنٹی صرف میرا ہی نہیں یہ جو تمام لڑکیاں ہے نا اُنکا بھی

وہ مضحکہ خیز انداز میں بولی مگر آنکھوں سے مانو اُسے بھسم کرنے کا ارادہ رکھتی ہو اس مصیبت سے سبھی محفل میں شرجیل کو کچھ سمجھ ہی نہیں آیا وہ اپنی صفائی میں کیا پیش کریں

یار اسکی شکل دیکھ کیسی گھوچو جیسی ہے اور گرل فرینڈ دیکھ اتنی ساری بنا رکھی ہے

صارم نے لیپ ٹاپ میں دیکھتے اسکی شکل پر تبصرے کیا مگر جس انداز میں کہا تھا اتنی بری نہیں تھی کہتے ہے نا خوبصورت چہرے سے ہر شخص اچھا نہیں لگنے لگتا اچھا لگنے کے لئے خوب سیرت ہونا ضروری ہے کردار کا مضبوط ہونا ضروری ہے ہر شخص کے غلط راستے پر چلنے کا سبب تربیت ہی نہیں ہوتی کچھ لوگو کی صحبت خراب ہوتی ہے اور بری صحبت اپنی نیت عیاں کرنے میں دیر نہیں کرتی اُنکی نیت سے اُنکا کردار عیاں ہوتا ہے

کاش میں فیس ٹو فیس اُسکی بے عزتی دیکھ پاتا

حمزہ کا لیپ ٹاپ میں دیکھتے دل نہیں بھرا جب اسنے سامنے سے دیکھنے کی بات کی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بیٹا آپکو غلط فہمی ہوئی ہو گی اسکی منگنی میری بھتیجی سے ہو چکی ہے

سمیہ بیگم اُسکا طنز نا سمجھ پائی اور ہانیہ کے جانب اشارہ کرتے بولی

رعنا تم یہاں کیا کر رہی ہو

شرجیل اُسکی بات نظر انداز کرتے یہاں آنے کا پوچھا

تم اپنی بکواس بند کرو یو چیٹر کیا تمہیں شرم نہیں آتی اتنی ساری لڑکیوں سے محبت کا

ڈھونگ رچانے کی، اور پھر شادی کسی اور سے کرنے لگے

اُسکے اطمینان سے پوچھنے پر رعنا نامی لڑکی کا دماغ گھما اور اُسکا ہاتھ اٹھتا شرجیل کے گالو

کی زینت بنا شرجیل کھولتا ہوا دایاں گال پر ہاتھ رکھے اُسے گھور رہا تھا

یہ کیا کہے رہی ہو؟ میرا بیٹا ایسا نہیں ہے

سمیہ بیگم معاملے کی سنگینی کو دیکھتی بولی

ارے آنٹی آپ بہت بھولی ہے سب کو اپنی اولاد کے بارے میں یہی خیال رہتا ہے میرا

بیٹا ایسا نہیں ہے،

اس بار دوسری لڑکی آگے آتے طنزیہ انداز میں بولتی شرجیل کے سامنے جا کھڑی ہوئی

وہ بھی رعنا جیسا عمل کرنے کے لیا ہاتھ اُٹھایا ہی تھا مگر شرجیل نے بیچ میں ہی پکڑ لیا

اپنی حد میں رہو

شرجیل غصے سے کھولتا بولا اور باقی سب خاموش تماشائی بنے رہے ہانیہ کو تو سمجھ نہیں آ رہا تھا شرجیل کی پول کھلنے کے بعد خوش ہو یا پھر ڈرے کی پھر یہ بات غلط قرار دی گئی تو، وہ اپنی ہی سوچ میں اُلجھی تھی مزے میں جو شخص تھا وہ حانم ظہیر تھی جو ایک سائڈ پر کھڑے ہاتھ نیچے گرائے موبائل کا کیمرہ شرجیل کے جانب کیئے ہوئے تھی وہ ایسے شو کر رہی تھی جیسے اُسے کچھ سمجھ نا آ رہا ہو مگر اس سے کوئی پوچھتا وہ تو اپنی مسکراہٹ، ہنسی قہقے ضبط کیئے کھڑی تھی

تم مت سکھاؤ

اس لڑکی نے اس سے زیادہ غصے میں کہا

یہ سب کیا ہو رہا ہے کیا کہے رہی ہے یہ

یوسف صاحب نے گرجدار اواز میں شرجیل سے پوچھا

مجھے نہیں پتہ ماموکیا بکواس کر رہی ہے میں تو کسی لڑکی سے دوستی تک نہیں کرتا۔۔۔۔۔

اور بس اس تیسرے جھوٹ پر یوسف صاحب کا خون کھولا اور اُنکا ہاتھ اٹھا شرجیل کے گال پر انگلیوں کے نشان چھوڑ گیا اس عمل پر شرجیل کے ساتھ ساتھ ہر شخص ہو حیرت ہوئی کیونکہ وہ شرجیل کو اپنے بیٹے جیسے مانتے تھے ہانیہ اور شرجیل کو ایک جیسا مان

دیتے تھے ہانیہ نے حیرت سے یہ منظر دیکھا تھا

ہاہاہایار مجھے توآج تک کامیڈی سین دیکھ کراتنی ہاہاہااتنی ہنسی نہیں آئی جتنی اسے دیکھ کرآرہی ہے ہاہاہا

صارم نے فون کی سکرین پر نظر جمائے ہنستے ہوئے بولا باقیو کا حال بھی ان سے مختلف نہیں تھا

ابے غضب مارا تیرے سسر نے ہاہاہا

شان ہنستے ہوئے طلحہ کو دیکھ کر بولا جو مسکرارہا تھاوہ سب ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو رہے تھے

بیچارہ کہیں شکل دیکھانے کے لائیق نہیں بچا

جنت نے بھی قہقہ لگاتے بولی

یہ تو کچھ بھی نہیں ہے اور مارنا چاہیے

نور نے سکرین کو دیکھتے کہا

شر جیل اپنا ہاتھ گال پر رکھے یوسف صاحب کو دیکھنے لگا

ما۔۔۔

ابھی وہ پھر کچھ بولتا جب پھر یوسف صاحب نے اُسکے گال پر ایک تھپڑ مارا

بھائی صاحب آپ یہ۔۔۔۔

"خاموش۔۔۔۔۔"اُنکی دھاڑ پر ہر سو سکوت طاری ہو گئی "تمہارے اس بیٹے کی کرتوت میں کل سے بڑے ضبط سے دیکھیں آرہا ہوں،اور یہ بچیاں۔۔۔۔۔"اُنہوں نے تمام لڑکیاں کے جانب اشارہ کیا" یہ بچیاں جھوٹ نہیں بول رہی ہے میں خود اپنی ان آنکھوں سے کل رات ہوٹل میں تمہارے بیٹے کو اس لڑکی کے ساتھ دیکھا تھا" اُنہوں نے اُن میں سے ایک افشین نامی لڑکی کے جانب اشارہ کیا"اور پھر میں نے اسے پرکھنے کے لیئے اسے کال کیا۔۔۔"وہ طنزیہ مسکرائے تھے" پہلے تو اسنے میری کال اگنور کی"اُنہوں نے کڑی نظروں سے شرجیل کو گھورا شرجیل کی آنکھوں میں کل رات سے منظر گھما تھا" پھر اُٹھایا تو میں نے پوچھا کہا ہو۔۔۔ تمہیں پتہ ہے اسنے مجھ سے جھوٹ بولا اسنے کہا میں گھر ہوں۔۔۔۔۔اور اتنا ہی نہیں یہ لو اپنے بیٹے کی کرتوت دیکھ لو

وہ کہتے ہوئے اُنکے جانب انولپ بڑھائے جو طلحہ نے دیا تھا سمیہ بیگم پکچر دیکھتے دیکھتے آنکھوں سے آنسو نکل پڑے ہاتھوں سے تمام تصویریں چھوٹ کر زمین پر بکھر گئی اُنکا شرمندگی دل کر رہا تھا یہاں سے کہیں بھاگ جائے عالم صاحب کا بھی حال ان سے

مختلف نہیں تھا وہ شر مندگی وغصے سے شر جیل کے جانب بڑھے اور ایک زناٹے دار تھپڑ اُسکے گالو پر رسید کر دیا وہ بیقینی سے اپنی باپ کو دیکھنے لگا وہ کچھ کہنے ہی والا تھا کی پھر ایک تھپڑ عالم صاحب نے اُسکے گال پر رسید کیا

ہاہاہاہاہاہاب آج اس مر جیل کا سلیپ ڈے ہے کبھی اسکی گرل فرینڈ کبھی اسکا ناہونے والے سسر تو کبھی اپنی ابا سے مار کھا رہا ہے

ذوہان ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو گیا تھا ذوہان ہی نہیں شر جیل کی عزت افزائی پر وہ سب ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو رہے تھے

ایک ہی دن میں بے عزتی کے ساتھ ساتھ پانچ تھپڑ کھانے کو ملا ہاہاہاہا

حمزہ نے سکرین کو دیکھتے قہقہ لگا کر کہا

تم اتنے گھٹیا نکلو گے مجھے پتہ نہیں تھا، اچھا ہوا میری بیٹی تم جیسے انسان سے بچ گئ

یوسف صاحب نے سرخ آنکھوں سے گھورتے اُسکے جانب بڑھنے لگے مگر بیچ میں ہی ظہیر صاحب نے اُسے ٹوک دیا

کیا ہے یہ سب شر جیل

عالم صاحب صاحب نے ضبط سے سوال پوچھا

میری بیٹی کے ساتھ ایسا۔۔۔۔۔

صوفیہ بیگم کی بات کاٹتے ہوئے شرجیل بول اٹھا

مجھے کوئی شوق نہیں ہے آپکی بیٹی کے ساتھ شادی کرنے کا وہ تو امی کو ہی آپکی بیٹی کو اس گھر کی بہو بنانے کا بہت شوق تھا اور میں نے امی کو ہزار بار منا بھی کیا اس رشتے کو مگر یہ جائیداد سے عاق کرنے کی دھمکی دے دیتی

شرجیل جو کب سے ضبط کر رہا تھا اسنے خاصا بدتمیزی سے جواب دیا، یوسف صاحب اور صوفیہ بیگم نے سمیہ بیگم کے جانب دیکھا اُنکے دیکھنے پر اُنہوں نے سر جھکا لیا بولنے کے قابل ہی نا بچی ہو

سمیہ کیا یہ سچ کہہ رہا ہے؟

یوسف صاحب نے تصدیق چاہی تو سمیہ بیگم نے شرمندگی سے اثبات میں سر ہلا دیا

سمیہ اور تم نے مجھے بتانا بھی ضروری نہیں سمجھا

عالم صاحب اس انکشاف پر حیرت سے اُن سے پوچھنے لگے

جب اسنے منا کیا تھا تو تم کیوں زبردستی کر رہی تھی

یوسف صاحب کا رخ اب سمیہ بیگم کے جانب تھا

میں نے سوچا کی رستہ جوڑنے کے بعد خود سب ٹھیک ہو جائے گا، آپکو پتہ ہے میں ہانیہ کو بلکل اپنی بیٹی جیسا سمجھتی ہوں میں اسکے بارے میں برا نہیں سوچ سکتی

سمیہ بیگم شرمندگی سے سر جھکائے بول رہی تھی

دیکھو سمیہ شادی اُسے کرنی تھی رہنا اسکو ساتھ تھا تم صرف اپنی سوچ کے مطابق رستہ نہیں کر سکتی کی ایسا کرنا سے ٹھیک ہو جائے گا بعض اوقات ہمیں لگتا ہے یہ وقت کے ساتھ ٹھیک ہو جائے گا لیکن نہیں بعض اوقات یہ ڈور رشتوں میں اور اُلجھی جاتی ہے اور رشتوں کی دوڑ کمزور ہو جاتی ہے پھر صرف ایک ضرب کی ضرورت ہوتی ہے اور وہ رستہ بھی ختم ہو جاتا ہے وہ ڈور بھی ٹوٹ جاتی ہے

سمیہ بیگم کو شرمندہ دیکھ وہ کچھ نرم پڑے

مجھے معاف کر دے

وہ اُنکے سامنے ہاتھ جوڑے کہے رہی تھی

آپکو اسکے ساتھ زبردستی نہیں کرنی چاہیے تھی اگر ہمیں معلوم نہ ہوتا تو میری بیٹی کی زندگی برباد ہو جاتی

صوفیہ بیگم نے سمیہ بیگم کے جوڑے ہاتھ الگ کرتے گویا ہوئی

اب جب کی ساری سچائی سامنے ہے تو میں یہ رشتہ ختم کرتا ہوں میں اپنی بیٹی ہانیہ کا

رشتہ ایسے شخص سے ہر گز نہیں کرونگا

یوسف صاحب نے شرجیل کو گھورتے کہا

ایسے شخص سے کیا مراد ہے آپکی ہاں !!! آپکی بیٹی بہت پارسا۔۔۔۔

اس سے آگے وہ بولتا جب سمیہ بیگم نے اُسکے گال پر ایک تھپڑ رسید کیا حانم غصے سے شرجیل کو دیکھنے لگی اب ہانیہ کو یہاں سے بھاگنے کا دل چاہ رہا تھا اُسے کوفت ہو رہی تھی اپنے موضوں پر باتیں سنتے ہوئے

اپنے اس گھٹیا زبان سے میری بیٹی کا نام مت لو

یوسف صاحب نے دھاڑ کر کہا تو شرجیل ایک نظر سب کو گھور کر لمبے لمبے ڈگ بھرتا گھر سے باہر نکل گیا اُسے جاتا دیکھ تمام لڑکیاں بھی اُسکے پیچھے ہو ئی اُسکا شاید آج کا دن ہی خراب تھا

یوسف کچھ سوچ سمجھ کر فیصلہ لو لڑکی ذات ہے وہ جمع کو نکاح ہے اسکا اگر کینسل ہوا تو۔۔۔

ظہیر صاحب نے بات ادھوری چھوڑ دی اُنکی بات پر اب یوسف صاحب کو بھی فکر لاحق ہوئی پھر کچھ یاد آتے ایک اُمید جاگی

تم فکر مت کرو نکاح تو جمع کو ہی ہوگا مگر شرجیل سے نہیں

یوسف صاحب نے کہا تو اُنہوں نے نا سمجھی سے اُسے دیکھا مگر اُنکی بات سن کر ہانیہ کی آنکھیں میں آنسو جمع ہونے لگے یعنی کسی بھی حال میں اُسکا نکاح ہو کر رہے گا وہ جو خوش ہو رہی تھی شرجیل سے رستہ ٹوٹنے پر اب پھر اُسکا چہرا مرجھا چکا تھا

میری جان سب ٹھیک ہو جائیگا

حانم نے ہانیہ کا ہاتھ تھامتے کہا تو اسنے حانم کو دیکھا جو اُسے ہی دیکھ رہی تھی پھر اُسکی ہونٹوں اور ایک پھیکی سے مسکراہٹ رینگی

اچھا اب میں چلتا ہوں

یوسف صاحب نے کہا اور پھر صوفیہ اور ہانیہ کو لیکر گھر سے باہر نکل گئے اور ظہیر صاحب حانم اور باقی مہمان بھی اپنے گھر چلے گئے

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

ہاہاہاہا تم سب کو پتہ ہے کتنی مشکل سے میں نے اپنی ہنسی کنٹرول کی تھی

حانم جب سے طلحہ کے گھر آئی تھی تب سے ہنسے جا رہی تھی اُن سب نے تو لیپ ٹاپ میں دیکھ کر مزا لے لیا تھا اب آرام سے بیٹھے تھے مگر حانم کی ہنسی بند نہیں ہو رہی تھی

اُسکا چہرہ دیکھ کر تو میرا قہقہ چھوٹنے والی تھا مگر میں ہاہاہاہا

اُسکی ہنسی رکنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی

بس کر دو ریڈیو یہ دیکھو میرے جڑے ہوئے ہاتھ رحم کھاؤ ہمارے کانوں پر

حمزہ باقاعدہ اُسکے سامنے ہاتھ جوڑتے بولا وہ سب کو فت سے کب سے اُسکی ہنسی سن رہے تھے مگر وہ تھی کی ہنسے جا رہی تھی

حانم کی بچی منہ بند کر و اپنا

جنت نے کچکچا کر اپنا ہاتھ اُسکے منہ پر رکھ دیا

ہٹاؤ

حانم نے اُسکا ہاتھ جھٹکا

جب اُسکے گال پر تھپڑ پڑا تھا نا تو میرا دل کیا میں بھی اُسے تھپڑ مار ہاہاہاہا

اُسکے مسلسل ہنسنے کے باعث اُسکی بات مکمل نہ ہو پائی

مار دیتی کسی نے روکا تھا کیا

نور نے اُسے گھور کر کہا مگر وہ اُسکا جواب دیئے بغیر ہنس رہی رہی

حانم منہ بند کروا اپنا تم

زویا بلکل اُسکے کان کے پاس چلا کر بولی جس سے اُسکی ہنسی کو بریک لگی اور کان جو تھا وہ سن ہو گیا مگر تھوڑے وقفے بعد پھر وہ ہنسنے لگی اُنکا دل کیا اپنا سر کسی دیوار سے مار دے

اے چڑیل اپنی یہ خوفناک آواز بند کرو

شان نے اُسے گھورتے کہا

تم کیا ہو جن کے دوست

شان کے چڑیل کہنے پر حانم نے تپ کر کہا مگر اُسے نہیں حمزہ کو

چڑیل اس نے کہا ہے نا تو تم مجھے جن کیوں کہے رہی ہو

حمزہ اُسکے سامنے آتے اُسے آنکھیں دیکھا کر بولا

میں نے اسے ہی کہا ہے جن کے دوست

حانم نے اپنی آنکھیں پٹپٹا کر کہا

میں نے خود دیکھا تھا تم نے میرے جانب اشارہ کیا تھا

حمزہ مزید تپا

کیا ہو گیا ہے یار اسنے سچ کہے دیا ہے تو کیا ہوا

ذوہان نے حمزہ کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے مزے سے بولا

اچھا خاموش ہو جاؤ تم سب، اب آگے کیا کرنا ہے

صارم نے اُن سب کو خاموش کرانے کے بعد طلحہ سے سوال کیا

اب ہمیں کچھ نہیں کرنا اب جو کرینگے وہ سسر جی کرینگے

طلحہ نے فاتحانہ مسکراہٹ لبوں پر سجائے پر یقین لہجے میں اُن سب کو دیکھتے بولا اُسکی

بات سن کر اُن سب کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بھکری

آج وہ آفس میں تھا وہ اپنے روم میں بیٹھا لیپ ٹاپ پر تیزی سے اُنگلیاں چلا رہا تھا ایسے تو

وہ زیادہ آفس میں نہیں آیا کرتا تھا سارا آفس اُسکا مینیجر ہی سنبھالتا تھا جو قابل یقین بندہ

تھا اس لئے اسنے مینیجر کو آفس سنبھالنے کی ذمے داری دے رکھی تھی مگر آج زیادہ

پروبلم ہو گئی تھی جس سبب اُسے آج آفس آنا ہوا وہ اپنے کام میں مصروف تھا جب

ٹیلیفون بجا

ہیلو

اسنے اٹھاتے ہوئے کہا مگر اگلے کی بات سن کر اُسکی آنکھیں چمکی اور ہونٹ مسکرائے

بھیج دو

اسنے کہے کر لائن کاٹ دی

تمہیں میرا ہونے سے کوئی نہیں روک سکتا ہانیہ یوسف

اسنے اپنا سر ریولوینگ چیئر کے پشت سے ٹکا کر چھت کو گھورتے سوچا اُسکے ہونٹوں پر مسکراہٹ مسلسل تھی جب کسی نے نوک کیا اسنے خود کو سنجیدہ رکھ کر اُنہیں اندر آنے کی اجازت دی تو وہ اندر داخل ہوئے

اسلام و علیکم بیٹھیں

طلحہ نے اپنے سامنے کھڑے یوسف صاحب سے کہا تو وہ سلام کا جواب دیتے بیٹھ گئے

کیسے ہے آپ انکل

اسنے اُنکا حال پوچھا

ٹھیک ہوں تم کیسے ہو

یوسف صاحب نے مختصر سا جواب دے کر سوال کیا

آپکے سامنے ہوں دیکھ لے

اسنے کہا تو یوسف صاحب مسکرائے

کیسے آنا ہوا

وہ لیپ ٹاپ کو سائڈ پر رکھتے اُنکے جانب دیکھتے بولا

تم نے کہا تھا تم میری بیٹی سے شادی کرنا چاہتے ہو

یوسف صاحب تھوڑے وقفے بعد بولے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جی، میں اب بھی چاہتا ہوں

کیوں چاہتے ہو؟

اُنہونے پھر سوال کیا

کیوں چاہتے ہے؟

اسنے جواب کے بجائے خود سوال کیا

تم بتاؤ

اُنہوں نے اُسے دیکھتے پوچھا

محبت کرتا ہوں

اسنے بنا ہچکچائے جواب دیا

کیا ہانیہ بھی کرتی۔۔۔۔

کسی احساس کے تحت اُنہونے سوال کیا مگر طلحہ نے اُنکی بات بیچ میں ہی کاٹ دی

نہیں

کیا میری بیٹی سے شادی کرو گے

یوسف صاحب نے اُسے دیکھتے کہا کل اور آج میں کیا فرق تھا بس اتنا کل طلحہ خود ہانیہ کے متعلق یوسف صاحب سے بات کرنے گیا تھا اور آج یوسف صاحب اُسکا جواب لے کر آئے تھے یہ طلحہ کے نظروں میں سوال نہیں بلکہ اُسکا جواب تھا یوسف صاحب کو طلحہ کا کونفیڈنٹ اچھا لگا اُنہیں ہانیہ کے لی ئے ایسا ہی ہمسفر چاہیے تھا جو اُسکے لیئے اسٹینڈ لے سکے

ہاں

اسنے ایسے جواب دیا جیسے اُسے معلوم تھا یوسف صاحب یہ ہی پوچھنے والے ہے اُسکی جلد بازی دیکھ کر یوسف صاحب مسکرائے

میرا مطلب۔۔۔ میں کرونگا

اسنے جلدی سے خود کو کمپوز کرتے کہا

تم بس میری ہانیہ کو کبھی دھوکہ مت دینا

اُنہوں نے اُسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا تو طلحہ نے نفی میں سر ہلایا

میری جان کیسا محسوس ہو رہا ہے

طلحہ نے راستے میں ہی اُن سب کو بتا دیا تھا اب وہ چاروں طلحہ کے گھر موجود تھے حمزہ نے طلحہ کے ساتھ صوفے پر بیٹھتے پوچھا وہ چاروں ایسے ہی کچھ بے تکے سوال کر کے طلحہ کا دماغ خراب کر رہے تھے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بہت مزا آرہا ہے

طلحہ چڑ کر بولا

کتنا مزا آرہا ہے

شان نے زچ کرنے کے لئے پھر سوال کیا اسنے دانت پیس کر اُسے دیکھا

جتنا مزا تیرے مرنے پر آتا

ویسے ہی جواب دیا گیا

چل اسے چھوڑ یہ بتا شاپنگ کب کرے گا؟

صارم نے شان کو صوفے سے ہٹا کر خود بیٹھتے ہوئے پوچھا

جب تو مر جائے گا

طلحہ نے کچکچا کر کہا

دیکھ رہا ہے اسکے رنگ ڈھنگ ابھی سے بدل گئے ہے آگے کے آثار بہت برے نظر آ

رہے ہیں

کب سے خاموش بیٹھا ذوہان بولا

وہی تو دیکھ رہا ہوں ان صاحب کے پاؤں تو زمین پر ہی نہیں آرہے ہے، اور بار بار ہمیں

مروانے پر طولے ہوئے ہے

شان نے بھرپور طنز کیا

مرا تو نہیں نا

اُنکی باتی پر طلحہ نے اپنی مسکراہٹ چھپاتے کہا ذوہان نے اُسے کُشن کھینچ مارا

ارے اُن چڑیلوں کو تو اطلاع دے دو ورنہ بعد میں ہمارا سر کھا ئینگی

حمزہ نے کہا تو ذوہان نے اُنہیں کانفرنس کال کیا جو تھوڑے وقفے بعد اٹھا کیا گیا تھا

کال کیوں کی

نور نے سوال کیا

کیونکہ ہمارے طلحہ کی شادی ہے

شان اُسکا فون جھپٹ کے پر جوش انداز میں بولا

کیا یعنی اُسے کوئی اور لڑکی پسند آگئی کل تک تو ہانیہ کے پیچھے پڑا تھا اب دوسری لڑکی۔۔۔۔۔

شان میں نے کہا ہے نا یہ بیوقوف ہے بیوقوف

حانم کی بولتی حمزہ نے بند کی

ویسے کچھ غلط نہیں کہتا ہے تم ہو ہی بیوقوف

شان نے بھی اُسکی تائید کی

تم سب شروع مت ہو جانا وجہ بتاؤ کال کیوں کی

نور نے اُن تینوں کو ٹوکتے سوال کیا

وہ نا ہمارے طلحہ کا نکاح ہے جمع کو

کس سے ؟

ذوہان نے کہا تو اُن سب نے چیخ کر پوچھا

او بویسلی ہانیہ سے

طلحہ بھی اُن سب کے جانب آتا بولا

مطلب۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیسے۔۔۔۔

کیا۔۔۔

اُن سب کے مختلف سوالوں کے بوچھاڑ آ گئے تو طلحہ مسکرایا اور پھر اسنے ساری روداد سنا دی جیسے سن کر اُن سب کو بھی اطمینان ہوا تھوڑے وقفے بعد اُن سب نے بھی کال رکھ دیا

تم صرف میری ہو

وہ لان میں بنے جھلے پر بیٹھی تھی اُسکی سوچ کا رخ طلحہ کے جانب تھا جو نا چاہتے ہوئے بھی آ جاتا تھا اُسکی باتیں اُسکے کانوں میں گونجتی تھی اُسکی سوچ کا تسلسل تب ٹوٹا جب اُسے لگا کوئی اُسکے بگل میں بیٹھا ہے اسنے گردن موڑ کر دیکھا جہاں یوسف صاحب بیٹھے تھے

بابا آپ

اُسکے ہونٹ پھڑ پھڑائے

مجھے تم سے بات کرنی ہے

اُنہونے اُسے دیکھتے بولے

کیا؟

پہلی بات کی تم مجھے معاف کردو میں نے تمہارے لیئے غلط انتخاب کیا تھا اور تمہاری بات بھی نہیں مانی

لہجے میں شرمندگی تھی جسے دیکھ کر ہانیہ تڑپ اٹھی وہ کیسے اپنے بابا کو شرمندہ دیکھ سکتی تھی

نہیں بابا آپکی غلطی نہیں تھے،وقت غلط تھا

اسنے یوسف صاحب کا ہاتھ تھامتے کہا

غلطی میری ہی ہے

نہیں بابا

بیٹا کیا میں تم سے ایک چیز مانگو تو تم دو گی

اُنہونے اُسکے سر پر ہاتھ پھیرتے کہا تو ہانیہ نے اپنا سر ہاں میں ہلایا

تمہارا نکاح جمع کو ہی ہے

اُنہوں نے اُسکے سر پر بم پھوڑا وہ شاک سی کیفیت سے یوسف صاحب کو دیکھے گئی

وہ اچھا ہے تمہیں خوش رکھے گا زبیر انڈسٹریز کا اونر ہے چاہو تو اُسکی تصویر دیکھ لو

وہ کہتے ہوئے اپنے جیب سے موبائل نکالنے لگے

نہیں بابا مجھے نہیں دیکھنا آپ نے دیکھا ہے تو اچھا ہی ہو گا

اسنے کہا تو یوسف صاحب کو اپنی بیٹی پر ڈھیروں پیار آیا

تم خوش رہو ہمیشہ

یوسف صاحب اُسکے ماتھے پر بوسا دیتے بولے اُسکی آنکھوں سے ایک موتی ٹوٹ کر گالو پر پھسلا اسنے جلدی سے اپنے گال رگڑے اور لبوں پر مسکراہٹ سجائے یوسف صاحب کو دیکھنے لگی

یہاں کیوں بیٹھی ہو کیا تمہیں شاپنگ نہیں کرنی

آج وہ چاروں ہانیہ کے گھر آئی ہوئی تھی اُسکے کمرے میں جاتے ہی سوال زویا نے کیا وہ جو گہری سوچ میں غرق تھی ہوش میں آئی

تم سب کب آئی

وہ اُن سب کو دیکھتے چونک کر بولی جواب اُسکی ساتھ بیڈ پر بیٹھ چکی تھی

ہمیں تو آئے آدھا گھنٹہ ہو گیا، کب سے تمہیں آواز دے رہے تھے مگر تم ناجانے کن خیالوں میں گم تھی

زویا نے لہجے کو تھکا ہوا بنا کر ایسے ظاہر کیا جیسے سچ کہے رہی ہو

تم سب آدھے گھنٹے سے آئی ہو

ہانیہ حیرت سے بولی تو جنت نے بھی زویا کا ساتھ دیتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا

مجھے پتہ کیوں نہیں چلا

اُسکی حیرانگی برقرار تھی

کہے تو رہے ہے تم کسی کے خیالوں میں گم تھی بتاؤ کون تھا وہ

حانم نے شرارت سے کہا

میں۔۔ نہیں تو

ہانیہ نے گڑبڑا کر کہا اب وہ کیا بتاتی اُسکی سوچ بھٹک بھٹک کر طلحہ کے جانب جاتی تھی

اُسکا خیال نا چاہتے ہوئے بھی آجاتا تھا وہ اپنے دل کو بہت سمجھاتی مگر یہ کمبخت دل بھی

نا کہاں ہماری سنتا ہے

کیا چھپا رہی ہو تم

نور نے اُسکی آنکھوں میں جانچتی نظروں سے دیکھتے گویا ہوئی

میں کیوں کچھ چھپاونگی

اسنے خود کو سنبھالتے کندھے اچکا کر نظر چراتے کہا

جب لوگ دل میں کچھ رکھتے ہے نا تو اگلے شخص سے نظریں چرا کر باتیں کرتے ہے

نور اُسے گہری نظروں سے دیکھتی بولی

ہمیشہ روایت کی ہی نہیں کبھی کبھی اپنے دل کی بھی سن لینی چاہیئے

نور نے ایسے کہا جیسے اُسکی دل کی باتیں جان گئی ہو

اور اگر حالات ایسے ہو جائے جس سے روایت کی بات ماننی پڑے تو

ہانیہ خود نہیں جانتی تھی اسنے یہ سوال کیوں کیا

پہلی بات یہ کی حالات کبھی بھی خود سے نہیں بگڑتے ہے ہم ہار تب نہیں مانتے جب ہمارے پاس کوئی راستہ نہیں ہوتا ہم ہار تب مانتے ہے جب ہم تھک جاتے ہے جب ہمیں لگتا ہے اب تو کچھ نہیں ہو سکتا لیکن نہیں ایک راہ بند ہونے سے پہلے ہمارا رب دوسری راہ کھول دیتا ہے اور ہمیں وہ راہ خود تلاش کرنی پڑتی ہے منزل کبھی خود سے چل کر نہیں آتی اسے پانے کے لئے گھر سے باہر نکلنا پڑتا ہے کئی ٹھوکریں کھانے پڑتے ہے

اسنے اپنی باتوں سے نا جانے کیا سمجھانا چاہا اُن سب کو سمجھ نہیں آیا مگر ہانیہ کو آگیا تھا

اور اگر بات مان لے تو

ہانیہ نے پھر سوال کیا

تم کچھ دن تکلیف سے بچنے کے لئے حالات کے آگے سر کو خم کرو گی تو وہ ہمیشہ کے

لی ہئے تمہارے قدموں کا کانٹا بنے تمہیں چبھیگا تمہارے بس میں کچھ نہیں ہوگا

نور نے اُسے دیکھتے کہا

اور گر دل کی مانے تو

جنت نے ہانیہ کی سوچ کو لفظ میں رنگ دیا

دل کی مان نے سے کچھ وقت کے لیے تمہارا وقت ناراض ہوگا کچھ دنوں تک خود سے

اور حالات سے اختلاف ہوگا پھر آہستہ آہستہ سب اپنی جگہ پر آجائے گا تمہیں وہ بھی مل

جائے گا جس کی تمہیں حسرت تھی اور تمہارا وہ بھی نہیں کھوئے گا جس کا تمہیں ڈر تھا

نور نے اُنہیں سمجھاتے ہوئے کہا

اچھا یہ سب چھوڑو یہ بتاؤ کیسے آنا ہوا

ہانیہ نے بات پلٹا

یعنی ہم تمہارے گھر نہیں آسکتے

زویا نے مصنوعی خفگی سے کہا

نہیں ایسی بات نہیں ہے

ہانیہ نے جلدی سے کہا

ہم شاپنگ کرنے کے لئے آئے ہے

زویا نے اُسے بتایا

اچھا چلو تب

ہانیہ نے حامی بھرنے میں ہی بہتری جانی اور پھر وہ سب شاپنگ کرنے کے لئے نکل گئ

جہاں صرف وہ سب ہی شاپنگ کرتی رہی ہانیہ صرف ہاں میں ہاں ملاتی رہی

ہیلو انکل

جنت نے خوش اخلاقی سے کہتے ہوئے چیئر پر بیٹھی اسکے ساتھ نور بھی تھی جس کا چہرا ہر احساس سے عاری تھا وہ خاموش بیٹھی تھی

بڑی دونوں بعد ہماری یاد آئی ہے اور خالد کیسا ہے

اُنہو نے شکوہ کیا اور خالد صاحب کے بارے میں پوچھا جو اُنکا دوست پلس بسنز پارٹنر تھے

بس انکل تین مہینہ ہوا ہے لنڈن سے آئے ہوئے یونی میں بزی رہتی ہوں، وقت ہی نہیں ملتا

جنت نے مسکراہٹ سجائے کہا وہ دونوں بچپن سے ہی لنڈن میں پلی بڑھی تھی وہ لوگ

چھٹیاں میں انڈیا آجایا کرتی تھی، جس سے ذو لفقار صادق کو جانتی تھی، زویا سے اُنکی دوستی دو سال پہلے ہوئی تھی وہ لوگ چھٹیاں میں آئی تھی تب، اُنکی دوستی میں زیادہ تر ہاتھ جنت کا ہی تھا مگر زویا کی خوش اخلاقی طبیعت سے نور کو وہ بھی عزیز ہو چکی تھی وہ جب بھی لنڈن سے انڈیا آتی تو زویا سے ضرور ملتی تھی

نور اتنی خاموش کیوں ہو

اُنہوں نے نور سے پوچھا جو اپنا فون دیکھنے میں مصروف تھی اُنہیں مخاطب کرنے پر بھی وہ فون میں ہی گم رہی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نور۔۔۔انکل کچھ پوچھ رہے ہے

جنت نے دانت پیستے ہوئے نور سے کہا تو اسنے سر اٹھا کر ذو لفقار صادق کو دیکھا

کیونکہ مجھے زیادہ بولنا پسند نہیں

وہ کہے کر پھر فون میں گم ہو گئی

آجکل کی تمہارے عمر کی بچیاں تو کتنا بولتی ہے

اُنہوں نے ہنستے ہوئے کہا

کیونکہ وہ بچیاں ہے اسلئے

اُسکی لہجے میں ذرا بھی لچک نہیں تھی

اچھا یہاں کیسے آنا ہوا

ذولفقار صادق نے سوال کیا

ہمارے بابا کا بھی ففٹی پرسنٹ شیئرز ہے تو کیا ہم نہیں آ سکتے

اسنے ایک ابرو اٹھاتے پوچھا

میرے کہنے کا یہ مطلب نہیں تھا

وہ اُسکی بدتمیزی پر صبر کے گھونٹ پیتے بولے وہ اُنکی بات نظرانداز کرتی چیئر سے اٹھ

کھڑی ہوئی اور اُن سب کے جانب بنا دیکھیں باہر چلی گئ

انکل اسے چھوڑے اسے زیادہ بولنا پسند ہی نہیں آپ سمجھ سکتے ہے میں کیسے اسکے

ساتھ رہتی ہوں

جنت نے مصنوعی افسورگی سے کہا تو ذولفقار صادق نے جبراً مسکرا دیئے

دن کیسے پر لگا کر اُڑا پتہ ہی نہیں چلا اور جمع آگیا آج ہانیہ اور طلحہ کا نکاح تھا ہانیہ کو ابھی

تک نہیں پتہ تھا اُسکا نکاح کس سے ہونے جارہا ہے وہ اُداس سے کھڑکی کے پاس کھڑی

تھی چہرا بے رنگ ہو گیا تھا مر جھایا ہوا چہرا آنکھوں کے نیچے حلقے کہیں سے دیکھ کر

نہیں لگتا تھا آج اُسکا نکاح ہے

یااللہ مجھے ہمت دے میرا دل نہیں مانتا اس رشتے کے لئے

اُسکی آنکھوں سے ایک آنسو ٹوٹ کر گالو پر پھسلا جبھی دروازہ پر دستک ہوئی وہ اپنے آنسو

پھوچتی چہرے پر جبراً مسکراہٹ سجائے اندا آنے کی اجازت دی تو وہ چاروں اندر آئی

کیا حال ہے میری جان

زویا اسکے گلے لگتے بولی

ٹھیک ہوں

وہ پھیکی مسکراہٹ سے گویا ہوئی

ٹھیک ہو تم، کہاں سے

نور نے طنزیہ کہا اسنے اپنی نظر چرائی

تم نے مہندی کیوں نہیں لگوائی

اُسکا خالی ہاتھ دیکھ کر حانم نے اُسکا ہاتھ تھامتے پوچھا

بس دل نہیں کر رہا تھا

ہانیہ نے اس سے اپنا ہاتھ چھوڑایا

کیا تمہیں پتا ہے تمہارا نکاح کس سے ہو رہا ہے

زویا نے سوال کیا

نہیں۔۔۔اسے نہیں پتا ہے

ہانیہ کے بجائے نور نے کہا تو ہانیہ نے چونک کر اُسے دیکھا

تمھیں کیسے پتا؟

ہانیہ نے سوال کیا

تمہاری شکل دیکھ کر صاف لگ رہا ہے تمہیں نہیں پتا، اگر پتا ہوتا تو ایسی شکل بنا کر نا گھومتی

وہ صوفے پر بیٹھتی لاپرواہی سے بولی اُسکی بات پر اُن تینوں نے اپنی مسکراہٹ دبائی اور ہانیہ نے اپنی شکل شیشے میں دیکھنے لگی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا میری شکل سے میری اُداسی نظر آنے لگی ہے

وہ اپنے گال پر ہاتھ رکھ کر سوچا اور پھر جبراً مسکرانے کی کوشش کرنے لگی

نقلی مسکراہٹ سے تم خوش نظر نہیں آنے لگو گی، خوشی کا پتا ہونٹوں پر سجی مسکراہٹ سے نہیں بلکہ آنکھوں میں بسی مسکراہٹ سے پتا چلتا ہے

نور اُسے دیکھتی پھر گویا ہوئی

اے نور کیا اُسے رُلانے کا ارادہ ہے

حانم اُسکے ساتھ صوفے پر بیٹھتی گھور کر بولی تو نور مسکرا دی

وہ رو ہی تو رہی ہے اب میں کیا رولاؤ

نور نے ہانیہ کے چہرے پر نظریں گاڑتے کہا

آنکھوں میں تو آنسو نہیں ہے

حانم ہانیہ کو جانچتی نظروں سے دیکھتی بولی نور نے اُسے گھورا

ہر شخص کے تاثرات سے اُسکے احساس تو سب جانتے ہے کوئی بے تاثر چہرے کو دیکھ کر

اُسکا درد سمجھ جائے

نور نے پھیکی مسکراہٹ سے کہا اُسکے بے تاثر چہرے سے بھی تو کوئی اُسکی تکلیف نہیں

سمجھتا تھا ایسے ہی بات کرتے کرتے نکاح کا ٹائم ہو چکا تھا

بیٹا یہ ڈوپٹہ درشت کروا بھی قاضی صاحب آرہے ہے

جبھی اُسکی امی اندر آتی بولی اُسکا دل زور سے دھڑکا پھر سنبھل کر ڈوپٹہ ٹھیک کرتی بیڈ پر

بیٹھ گئی وہ اور ہانیہ کے بہن اور کچھ کزنز ہی تھے وہ سب ایک سائڈ پر کھڑی ہو گئی تھوڑی

دیر بعد قاضی صاحب آئے اور نکاح کے دو بول سے اسنے اپنے سارے حقوق کسی اور

کے نام کر دیئے

کیا میرے نصیب میں یہ ہی لکھا تھا

اسنے اپنے سوچ کو جھٹکتے ہوئے لرزتے ہاتھوں سے نکاح نامے پر سائن کیا اور بہت

سارے آنسو اپنے اندر اُتارا، وہ اپنے غم اتنی غرق تھی کی وہ نام بھی نا سن سکی اپنے ہمسفر کا

سالے گدھے انتظار نہیں کر سکتا تو تھوڑی دیر میں لے جائینگے نا

صارم نے دانت پیستے ہوئے طلحہ سے کہا جو نکاح کے بعد کب سے کہے رہا تھا ہانیہ کے پاس جانا ہے، میں چلا جاتا ہوں، اور وہ سب بار بار کھینچ کر واپس بیٹھاتے، سارا اہتمام یوسف صاحب کے گھر کے لان میں کیا گیا تھا آج صرف نکاح تھا

ہاں تو کب لے جائینگے

طلحہ نے جھنجھلا کر کہا

ایسے تو بہت کہتا ہے تو یہ تیرا گھر نہیں ہے انسان بن کر بیٹھ اب تیری انسانیت کہاں گئی ذوہان نے اُسکی بات یاد دلاتے نقل اُتاری طلحہ نے صرف اُسے گھورنے پر اکتفا کیا کچھ دیر بعد جیسے تیسے کر کے اُسے ہانیہ سے ملنے کو ملا

جاری ہے۔۔

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین